عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۳ | ۶ تا ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۲

حجامہ
علاج بھی سنت بھی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

خون بہنے سے وضو کا حکم

ابوحسان، کراچی

س:...... وضو کرکے میں مسجد میں گیا تاکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں، مگر ناک میں خارش ہونے کی وجہ سے جب میں نے انگلی ناک میں ڈالی تو ہلکا سا خون نکلا ہوا تھا، کیا اس سے وضو ٹوٹ گیا؟

ج:...... جی ہاں! خون بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھی جائے۔

امام کے ساتھ سلام پھیرنا

س:...... میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، آخری رکعت میں ابھی التحیات پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام صاحب نے سلام پھیر دیا اور میرے پیٹ میں اس وقت شدید گیس ہوئی تو میں نے بھی التحیات پوری پڑھے بغیر سلام پھیر دیا، مگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد، کیا میری نماز ہوگئی یا دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی؟

ج:...... اگر آپ نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا تو آپ کی نماز ہوگئی۔

قبر... سفر آخرت کی پہلی منزل

س:...... اگر میت کے اعمال صالح ہوں اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب قبر اور فتنہ قبر ٹال دیں اور قبر اچھی ہو جائے تو کیا پھر قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور محشر کے دن کی سزا وغیرہ سے بھی اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائیں گے؟

ج:...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اور قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر یہ منزل آسان ہوگئی تو امید ہے کہ بقیہ تمام منزلیں بھی باآسانی طے ہو جائیں گی۔ بعضوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا میں ہی سزا دے دیتے ہیں اور پھر قبر اور آخرت کے عذاب سے نجات مل جاتی ہے اور بعضوں کو دنیا میں سزا نہیں دیتے بلکہ دنیا میں انہیں مہلت اور ڈھیل دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں بڑھتا رہے اور پھر مرنے کے ساتھ ہی اسے سخت عذاب اور سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعضوں کو صرف قبر میں سزا دے کر آخرت کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

پرائز بونڈ اور اس پر انعام کا حکم

س:...... کیا پرائز بونڈ پر نکلنے والا انعام جائز نہیں ہے، اگر کسی کا انعام نکلا اور اس نے لے لیا تو اب وہ اس رقم کا کیا کرے؟ اسی طرح پرائز بونڈ اگر کسی کے پاس موجود ہوں تو وہ ان کو فروخت کرسکتا ہے؟

ج:...... انعامی بونڈ کی رقم لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے یہ رقم لے لی تو جتنی رقم کا یہ انعامی بونڈ خریدا تھا اتنی رقم منہا کرکے بقیہ رقم بغیر ثواب کی نیت کے مستحق زکوٰۃ کو دے دینا جائز ہے اور اگر کسی کے پاس بونڈ موجود ہوں تو اس کی جو قیمت خرید تھی اتنے میں آگے فروخت کرنا ضروری ہے زیادہ قیمت میں فروخت کرنا جائز نہیں۔

زیورات کی چوری

شہباز احمد خان، کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم گھر میں چار افراد ہیں چند سالوں سے ہمارے گھر میں رقم اور زیورات غائب ہو رہے ہیں، جبکہ ہمارے گھر میں نہ تو کوئی بچہ ہے اور نہ کسی کا آنا جانا، لہٰذا قرآن وسنت کی روشنی میں کوئی حل بتائیں؟

ج:...... گھر میں چالیس روز تک روزانہ سورۂ بقرہ پڑھیں اور جو چیز رکھنا ہو اس پر آیت الکرسی پڑھ کر رکھا کریں۔

☆☆............☆☆

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مقدس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۳ — ۶ تا ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۴ء — شمارہ:۲

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
محبت رسول اللہ ﷺ اور اس کا معیار	۷	مولانا محمد سلمان منصورپوری
نام ہے اُن کا قریہ قریہ.....	۱۰	مفتی رشید احمد لدھیانویؒ
حجامہ.... علاج بھی سنت بھی	۱۱	ڈاکٹر شایان احمد
برأت حضرت تھانویؒ (۳)	۱۴	علامہ ڈاکٹر خالد محمود
مولانا طوفانی صاحب کا دورۂ کراچی	۱۷	قاضی احسان احمد
گوادر کے سفر کی روئیداد	۱۹	...
ایک دن آنے والا ہے	۲۱	...
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی دورے	۲۲	عبدالرزاق
نعت شریف	۲۴	اسد ملتانی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زہد کا بیان

اسباب اور توکل

"وَرَع" کا مفہوم اُوپر کی حدیث میں عرض کرچکا ہوں، یعنی نہ صرف ناجائز چیزوں سے پرہیز کرنا بلکہ مشتبہ اور کھٹک والی چیزوں سے بھی احتراز کرنا۔ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ وَرَع اور پرہیزگاری کا مقام سب اُمورِ خیر سے بلند ہے، پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔

- "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پاک کھانا کھایا، اور سنت کے مطابق عمل کیا، اور لوگ اس کے شر اور ایذاؤں سے محفوظ رہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات تو آج لوگوں میں بہت ہے۔ فرمایا: میرے بعد بھی کئی زمانوں تک رہے گی۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

حلال کھانا، سنت پر عمل کرنا اور لوگوں کو اپنی ایذاؤں سے بچانا، یہ تین عمل ایسے ہیں کہ گویا پورا دین ان میں سمٹ آتا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ ان اُمور کی توفیق عطا فرمادیں تو اس کے جنتی ہونے میں کیا شبہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔

"حضرت معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیا، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر روکا، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھا، اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر رشتہ دیا، اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

مطلب یہ کہ اس کے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھے، کسی کو کچھ دیا تو محض اللہ تعالیٰ کے لئے، نہ دیا تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، کسی سے محبت رکھی تو محض اللہ تعالیٰ کے لئے، اور کسی سے بغض رکھا تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے، حتیٰ کہ کسی کو رشتہ دیا تو وہ بھی محض رضائے اِلٰہی کے لئے، ایسے شخص کا ایمان کامل ہے کہ اس میں لِلّٰہیت ہی لِلّٰہیت ہے، اس کا کوئی کام بھی ہوائے نفس اور کسی ذاتی ودُنیوی مفاد کے لئے نہیں۔

جنت کے درختوں کی شان

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت میں ایک درخت ایسا ہوگا کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا، تب بھی اس کو قطع نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قرآن کریم میں جس "لمبے سائے" کا ذکر ہے وہ یہی ہے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ (تیز رفتار گھڑ) سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا (تب بھی اسے ختم نہیں کرسکے گا)۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

ان اَحادیثِ طیبہ کے بارے میں چند اُمور لائقِ توجہ ہیں:

اوّل:... ان احادیث میں قرآن کریم کی آیت: "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

تشریح یہ ہے کہ سورۂ واقعہ میں حق تعالیٰ شانہٗ نے ذکر فرمایا ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کی تین قسمیں ہوں گی، ("وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً" الواقعہ) ایک "السابقون" (جن کا لقب دُوسری جگہ "الْمُقَرَّبُوْنَ" رکھا ہے)، دُوسری جماعت "اصحاب الیمین" اور تیسری "اصحاب الشمال" اس کے بعد تینوں کے انجام اور اُخروی حالات کو الگ الگ ذکر فرمایا ہے، "اصحاب الیمین" کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ. فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ. وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ. وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ. وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ. وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ. لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ. وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ."

(الواقعہ:۲۷-۳۴)

ترجمہ:... "اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں، وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی، اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے، اور لمبا لمبا سایہ ہوگا، اور چلتا ہوا پانی ہوگا، اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی، اور اُونچے اُونچے فرش ہوں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

دوم:... آیت کریمہ: "وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" میں جنت میں سائے کے ہونے کا ذکر ہے، اور بھی متعدد آیاتِ کریمہ میں جنت میں سائے کا ذکر ہے، اس پر کسی کو یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ سایہ تو دُھوپ کے مقابلے میں ہوتا ہے، جنت میں دُھوپ ہی نہیں ہوگی جیسا کہ ارشاد ہے: "لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا" (الدہر:۱۳) تو وہاں سایہ کیسے ہوگا؟ جواب یہ ہے کہ جنت میں اگرچہ دُھوپ نہیں ہوگی تاہم جنت کی فضا میں نوری نور ہوگا، جو کیفیت کہ طلوعِ آفتاب سے چند منٹ پہلے ہوتی ہے، جنت میں کچھ اسی طرح کی کیفیت ہمیشہ رہا کرے گی۔ اسی کو سائے سے تعبیر فرمایا گیا ہے، یوں بھی سایہ ہمیشہ دُھوپ کے مقابلے میں نہیں ہوتا۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

علامہ اقبال نے کہا تھا کہ: ’’قادیانی ملک وملت دونوں کے غدار ہیں‘‘ یہ مقولہ سو فیصد ایک حقیقت واقعیہ کا ہی اظہار تھا۔ ایک تو اس لئے کہ ان قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مان کر دین اسلام، قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کی اور امت محمدیہ کے افراد کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑنے کی مذموم اور ناپاک کوششیں شروع کردیں اور دوسرا یہ کہ جب سے پاکستان بنا ہے اور قادیانیوں کا اس وقت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود بمع اپنی روحانی ذریت کے بھاگ کر پاکستان میں گھسا ہے، اس وقت سے پاکستان دشمنی میں خود بھی لگا رہا اور اپنی ذریت کو بھی اس کام پر لگایا گیا۔ ان کی اسی اسلام دشمنی اور ان کی مذموم اور گھناؤنی حرکات کی بنا پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس دن سے انہوں نے ہر موڑ اور ہر موقع پر پاکستان کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب تو لگتا ہے کہ ان کی جرأت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے کہ اسلام آباد میں بیٹھنے والا ایک صحافی جو یا تو قادیانی لگتا ہے اور یا پھر قادیانیوں کا ایجنٹ ہے، جو قادیانی زبان بول رہا ہے اور جس نے ۲۵؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو بی بی سی اردو ڈاٹ کام میں ڈاکٹر مسعود احمد قادیانی کی گرفتاری پر ’’احمدی ڈاکٹر جو خود خبروں کا موضوع بن گیا‘‘ کے نام سے ایک مضمون لکھا اور اس میں پاکستان اور اس کے آئین کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے اور مضمون کیا ہے: ’’دروغ گورا حافظہ نہ باشد‘‘ کا مصداق جھوٹ اور تضادات کا مجموعہ ہے۔

۱:… آپ ماشاء اللہ صحافی اور پڑھے لکھے آدمی ہیں، آج دنیا میں کون سا ایسا ملک ہے جو اپنی خاص اصطلاحات اور ٹائٹل استعمال کرنے پر پابندی نہیں لگاتا۔ وزیر اعظم کے مقابل کوئی اور وزیر اعظم بن بیٹھے۔ صدر، گورنر کوئی وزیر یا کسی محکمہ کا افسر آپ بتائیں اس کو سزا ملے گی یا نہیں؟ کوئی بہروپیا کسی فوجی یا پولیس افسر کی وردی پہن لے تو کیا قانون حرکت میں نہیں آئے گا؟ اسی طرح کوئی غیر مسلم ہو کر اسلام کا ٹائٹل استعمال کرے تو اسے اس کی کیسے اجازت دی جاسکتی ہے؟

۲:… یہ لوگ پاکستان کے اس قانون کو نہ مان کر اپنے آپ کو باغی بنا چکے ہیں، اس کے باوجود پاکستان کے کئی محکموں میں کلیدی عہدوں

پر براجمان ہیں، حالانکہ باغی کا کوئی حق نہیں ہوتا کہ وہ اس ملک میں رہ سکے، چہ جائے کہ ان کو عہدے ملیں۔

۳:... آپ نے اس ڈاکٹر کے بارہ میں لکھا کہ وہ بچوں کو پاکستانی کلچر کے مطابق پال سکیں اور پھر ساتھ ہی لکھا کہ اس کے بچے برطانیہ اور آسٹریلیا میں مقیم ہیں، کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟

۴:... پھر لکھا کہ ۲۶ رنومبر کو دو افراد ان کے کلینک میں مریض بن کر آئے، مگر انہوں نے اپنا مرض بتانے کی بجائے ڈاکٹر مسعود سے ان کے عقیدے کے بارے میں گفتگو شروع کر دی اور ساتھ ہی لکھا کہ ڈاکٹر مسعود کا کہنا ہے کہ انہیں بہت دنوں سے احساس تھا کہ کوئی ان کی نگرانی کر رہا ہے اور ان کی نشاندہی کی جارہی ہے، کیا ان دونوں باتوں میں تضاد نہیں؟ اگر وہ تبلیغ نہیں کرتا تھا اور اسلامی شعائر استعمال نہیں کرتا تھا تو اس کو خطرہ کس بات کا اور پھر بقول آپ کے دس آدمیوں نے ان کے خلاف گواہی بھی دی تو کیسا کھلا تضاد ہے۔

بہرحال قادیانیوں کو صرف علماء کرام نے کافر قرار نہیں دیا، بلکہ اراکین پارلیمنٹ نے ان کے عقائد ونظریات پر بحث کرنے اور ان کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دینے کے بعد یہ اقدام اٹھایا۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں نے فیصلہ سنایا۔ جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی عدالت جس کے جج بھی غیر مسلم تھے، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا اسلام سے تعلق نہیں یہ الگ مذہب ہے۔ خود قادیانی بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہماری ہر چیز مسلمانوں سے الگ ہے، نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک نے بھی ان کو کافر قرار دیا ہے۔

ہمارا کہنا تو یہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں، لہٰذا اسلامی شعائر کا استعمال کر کے مسلمانوں اور بیرونی دنیا کو دھوکا نہ دیں، اسلام کا ٹائٹل استعمال نہ کریں۔ خنزیر کا گوشت بکری کے نام پر فروخت نہ کریں۔ شراب کی بوتل پر آب زمزم کا لیبل لگا کر لوگوں کو فریب نہ دیں۔ کیا کبھی کسی نے اس پر غور کیا کہ یہود ونصاریٰ تو ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کا مظاہرہ کریں، مگر قادیانیوں کی حمایت اور پشت پناہی کس وجہ سے؟

قادیانی بیرونی دنیا کو باور کراتے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کا ایک مسلک ہیں جس طرح دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث وغیرہ، حالانکہ یہ الگ نبوت کے قائل ہیں تو مسلمانوں سے الگ مذہب ہوا، جب الگ مذہب کے پیروکار ہیں تو اپنی اصطلاحات بھی الگ بنائیں۔

قادیانی تو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانے کی وجہ سے مرتد اور زندیق کے حکم میں ہیں۔ اب کسی بھی مسلمان ملک کے دارالافتاء سے معلوم کر لیا جائے کہ مرتد اور زندیق کی اسلامی شریعت کی روشنی میں کیا سزا بنتی ہے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا اور اسلامی حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ مرتد اور زندیق کو اس کی اصل سزا دے۔ لیکن پاکستانی حکومت نے تو صرف ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ایک گونہ ان کو تحفظ دیا ہے اور صرف یہ کہا ہے کہ قادیانی جب مرزا غلام احمد قادیانی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور ان کو نبی مانتے ہیں تو ان کا مسلمانوں کے ساتھ اور شعائر اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس لئے وہ ان کو استعمال کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا اور ان کو اپنا ہمنوا اور قادیانی بناتے ہیں۔

خدارا! ان حقائق پر غور کریں، پاکستان کو بدنام نہ کریں اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی کسی بھی اعتبار سے پشت پناہی کریں، ورنہ دنیا بھی تباہ ہوگی اور آخرت بھی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اور پاکستان کی ہمہ قسم کے دشمنوں سے حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کا معیار!

مولانا محمد سلمان منصور پوری

محبوب رب العالمین، سرور عالم، سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم وتوقیر دل میں بٹھانا ایمان کا جزو اعظم ہے، اس کے بغیر ایمان کا تصور نہیں کیا جاسکتا، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ." (الاعراف:۱۵۷)

ترجمہ: "سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولدہ و والدہ والناس اجمعین۔" (مسلم شریف:۱/۴۹)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میری ذات اس کی نظر میں اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جائے۔"

تو معلوم یہ ہوا کہ محبت رسول روح ایمان ہے، جس شخص کا دل اس محبت سے خالی ہو وہ روح ایمانی سے محروم ہے، لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ آدمی مومن بھی ہو اور اس کا دل عظمت محمدی سے معمور نہ ہو۔

حضرات صحابہؓ کے جذبات محبت کی ایک جھلک:

نبی اکرم سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ کے ساتھ جس محبت کا اظہار فرمایا وہ محبت کی تاریخ میں خود اپنی مثال آپ ہے۔ حضرات صحابہ کرام کے رگ وپے میں محبت رسول سرایت کیے ہوئی تھی۔ ان کے دل ودماغ حب نبوی کے جذبات سے معمور تھے، گویا کہ ان کی پوری زندگی محبت رسول کا عنوان بن گئی تھی، ان میں کا ہر شخص جان ودل سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فدا تھا۔

عروہ بن مسعود ثقفیؓ جو صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان ثالثی کا فریضہ انجام دے رہے تھے انہوں نے اس وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا جو نظارہ دیکھا اس کا مشرکین کے سامنے جاکر اس طرح بیان کیا:

"اے لوگو! اللہ کی قسم! میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں، میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی حاضر ہوا ہوں، مگر بخدا میں نے کبھی کہیں کسی بھی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اتنی قدر اور عزت کرتے ہوں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کرتے ہیں۔ قسم بخدا! آپ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا بلغم اور تھوک ان صحابہ کرامؓ میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب آپ ان کو کوئی حکم کرتے ہیں تو وہ اس کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں اور جب آپ وضو فرماتے ہیں تو آپ کے وضو کے مستعمل پانی کو لینے کے لئے ان میں جھگڑا سا ہونے لگتا ہے اور جب آپ گفتگو فرماتے ہیں تو وہ آپ کے دربار میں اپنی آوازیں پست کرلیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ آپ کی انتہائی عظمت کی بناء پر وہ آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھتے بھی نہیں ہیں۔" (بخاری شریف:۱/۳۷۹)

عروہ بن مسعودؓ نے جو مشاہدہ بیان کیا یہ کوئی ایک دو دن کی بات نہیں، بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ معاملہ ہر روز اور ہر جگہ تھا۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے محبت رسول اور جاں نثاری اور فدویت کے ایسے نمونے پیش فرمائے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں شیریں، فرہاد اور لیلیٰ مجنوں کے قصے قطعاً بے حیثیت معلوم ہوتے ہیں۔

معلم انسانیت کا انداز تربیت:

تاہم حضرات صحابہ کرامؓ کی اس پر جوش محبت اور بے مثال جاں سپاری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ گہری نظر رکھی کہ کہیں امت محبت کے جوش میں راہ حق اور جادۂ اعتدال سے ہٹ نہ جائے اور غلو کا شکار ہوکر تباہی مول نہ لے، اس لئے آپ نے حضرات صحابہ کرامؓ کو تلقین فرمائی کہ وہ پیغمبر علیہ السلام

کی تعریف میں اس قدر مبالغہ نہ کریں، جیسے یہود ونصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کے بارے میں کیا۔ ارشادِ نبوی ہے:

”لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبدہ ولکن قولوا عبداللہ ورسولہ۔“

(بخاری شریف،۱/۴۹۰)

ترجمہ: ”میری تعریف میں اس طرح مبالغہ مت کرو جیسے کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مبالغہ سے کام لیا، اس لئے کہ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم لوگ یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔“

اسی طرح ایک موقع پر آپ علیہ السلام نے صحابہ کرامؓ کو تلقین فرمائی کہ وہ آپ کی فضیلت دوسرے انبیاء علیہم السلام پر اس انداز میں نہ بیان کریں، جس سے دوسروں کی تحقیر لازم آئے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے:

”لا تفضلوا بین انبیاء اللہ۔“

(مسلم،۲/۲۶۷)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کے درمیان آپس میں فضیلت آرائی نہ کرو۔“

علاوہ ازیں حضرت خاتم النبیین سیدنا ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے بار بار امت کو جو وصیت فرمائی اور نہایت تاکید کے ساتھ توجہ دلائی وہ یہ تھی کہ لوگ آپ کی قبر اطہر کو سجدہ گاہ نہ بنائیں، آپ نے اہلِ کتاب کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

”لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجد۔“

(بخاری،۱/۱۷۷)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔“

یہ سب ہدایات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ محبت رسول کے بھی کچھ حدود اور آداب ہیں۔ محض زبانی جمع خرچ یا نفسانی تقاضوں کے مطابق اظہار محبت کوئی معنی نہیں رکھتا۔ محبت کے لئے اطاعت لازم ہے جو محبت اطاعت سے خالی ہو وہ محبت نہیں بلکہ محبت کا ڈھونگ ہے۔ ایک عربی شاعر کا مشہور شعر ہے:

تعصی الالہ وانت تظھر حبہ
ھذا لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقاً لا طعتہ
ان المحب لمن یحب یطیع

ترجمہ: ”تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور پھر اس سے محبت بھی ظاہر کرتا ہے، میری جان کی قسم یہ بات عقل کے خلاف ہے، اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا، اس لئے کہ عاشق حقیقی اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع پر اس کا خیال رکھتے تھے کہ صحابہ کرامؓ میں کوئی غلط جذبہ پروان نہ چڑھ سکے، چنانچہ ایک موقع پر جبکہ صحابہ کرامؓ آپ کے وضو کے پانی سے برکت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے اوپر گرے پڑ رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارے اس عمل کی وجہ کیا ہے؟ حضرات صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہمارے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، اس لئے ہم آپ کے وضو کے مقدس پانی سے برکت حاصل کرکے اپنی وارفتگی کا اظہار کررہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صحابہ کرامؓ کا رخ زبانی جمع خرچ اور ظاہری نمود ار سے ہٹا کر حقیقی کردار سازی کی طرف یہ کہہ کر موڑ دیا:

”من سرہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق فی حدیثہ اذا حدث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن، ولیحسن جوار من جاورہ۔

(مشکوٰۃ،۲/۴۲۴،شعب الایمان،۲/۲۰۱، حدیث ۱۵۳۳)

ترجمہ: ”جسے یہ پسند خاطر ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا وہ خدا اور اس کے رسول کا محبوب بن جائے تو وہ (۱) جب بولے سچ بولے، (۲) اور جب اسے امین بنایا جائے تو امانت کو ادا کرے، (۳) اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔“

قربان جائیے اس شاندار تعلیم اور بے مثال تربیت پر کہ آپ نے کس بہترین انداز سے جذبات کو صحیح رخ عطا فرمادیا اور رہتی دنیا تک کے لئے تربیت اور نصیحت کا عظیم الشان نمونہ پیش فرمایا۔

آج ضرورت ہے:

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ ہدایات کی روشنی میں آج ہمیں اپنے جذبات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ہماری محبت، اطاعت کی معیت سے شرف یاب ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ اس کے بغیر اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں دعویٰ محبت قابل قبول نہیں۔ واضح رہے کہ اسلام کوئی سطحی مذہب نہیں بلکہ اس کی بنیاد پختہ اصولوں اور مستحکم بنیادوں پر ہے۔ محض وقتی شور شرابہ اور کھیل تماشوں اور نفسانیت پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں رکھی گئی۔ بے شک ہمارے دل میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے جذبات سب سے زیادہ ہیں مگر ان کی روح اطاعت رسول میں مضمر ہے۔ اگر کوئی صاحب ایمان محبت رسول کا مدعی ہو مگر اس کا چہرہ، لباس، کردار، اخلاق، معاملات اور معاشرت سنت کے خلاف ہوں اور پیغمبر علیہ السلام کے دشمنوں کے موافق ہوں تو ظاہر ہے کہ ایسے مدعی کے دعوے کو از روئے انصاف قبول نہیں کیا

جاسکتا۔ اسی طرح محبت کا دعویٰ ہو اور نماز، روزہ اور دیگر عبادات سے زندگی خالی ہو تو ایسا دعویٰ محبت کسی کام کا نہیں، محبت میں رنگ بھرنے کے لئے اطاعت اور اتباع کی روشنی ضروری ہے۔

موجودہ دور کا المیہ:

لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج محبت کے دعوے تو بہت ہیں لیکن جذبۂ اطاعت کا فقدان ہے۔ لوگوں نے اپنے من گھڑت چند بے اصل نظریات اور نفسانیت پر مبنی بعض رسومات کو ہی معیار محبت سمجھ لیا ہے اور پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ جو ان من گھڑت باتوں کو تسلیم نہ کرے اور قرآن وسنت سے ثابت راہِ حق پر قائم ہو، الٹا اسے محبت رسول کا تارک قرار دینے کا طعنہ دیا جاتا ہے اور ان کی نفسانیت میں کوئی آڑے نہ آئے اس لئے اقدام کر کے علمائے حقانی اور ائمہ ربانیین کی شان اقدس پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے اور منصوبہ بند طریقہ پر ناواقف عوام کو شکوک و شبہات میں ڈالنے کی کوشش پہلے بھی کی جاتی رہی ہے اور اب بھی کی جارہی ہے۔ حالانکہ اس وقت امت کی شیرازہ بندی کی سخت ضرورت ہے۔ فروعی اختلافات کو اپنے دائرہ میں محدود کر کے عوام کو ایک لڑی میں پرونا وقت کا اہم تقاضا ہے، لیکن کچھ لوگ محض اپنی ساکھ اور اپنا امتیاز برقرار رکھنے کے لئے نہایت بے غیرتی کے ساتھ اس نازک دور میں بھی علمائے ربانیین کے خلاف تکفیری محاذ کھولے ہوئے ہیں۔ بس اللہ ہی انہیں ہدایت سے نوازے اور ان کے شر سے امت کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

آیئے جائزہ لیں:

مذکورہ ناعاقبت اندیش مدعیانِ محبت رسول کی طرف سے سب سے بڑا نشانہ حضرات علمائے دیوبند کو بنایا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے بہت سے عوام کے ذہنوں میں یہ جھوٹی بات پیوست کر دی ہے کہ علمائے دیوبند نعوذ باللہ! پیغمبر علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے ہیں، حالانکہ یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے، حاشا وکلا! علمائے دیوبند ہرگز گستاخ نہیں، گستاخ تو وہ لوگ ہیں جو ایسے سچے محبان رسول اور قدر دانِ نبوت کی توہین کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں۔ علمائے دیوبند کو اپنے دعویٰ محبت کی سچائی پر الگ سے کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ برصغیر ہندو پاک کا ذرہ ذرہ ان کے صدق و صفا اور ان کی خدمات عالیہ کا گواہ ہے۔ انہوں نے اس دیار میں محبوب رب العالمین سرور کائنات، فخر دو عالم، سیدنا مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی ہوئی سنتوں کو زندگی بخشی، انہیں بزرگوں کے دم قدم سے یہاں کفر وضلالت کی اندھیریوں میں دین کی کرنیں پھوٹیں، چراغ سے چراغ جلے، شمع سے شمع نے روشنی لی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالم ان کی پھیلائی ہوئی روشنی سے ضیا بار ہو گیا۔ کوئی بتائے کہ برصغیر میں دین کے تحفظ کی خدمت اللہ نے کن بندوں سے لی؟ رافضیت کے بیخ و بن کس نے اکھاڑے؟ قادیانیت کے سیل رواں کے آگے کون سد سکندری بنا رہا؟ بدعتوں کے ہجوم میں کس نے نعرۂ سنت بلند کیا؟ اور بت کدوں کے ماحول میں کس نے لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند کیں؟

شورش کاشمیریؒ نے سچ کہا ہے:

اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
ہندوستاں کے سر پہ ہے احسانِ مصطفیٰ
تاحشر اس پہ رحمت پروردگار ہو
پیدا کئے ہیں جس نے فدایانِ مصطفیٰ
اس مدرسہ کے جذبۂ عزت سرشت سے
پہنچا ہے خاص و عام کو فیضانِ مصطفیٰ
گونجے گا چار کھونٹ میں نانوتویؒ کا نام
بانٹا ہے جس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ

☆☆..........☆☆

ولادت باسعادت

جس گھڑی وہ نازشِ کون ومکاں پیدا ہوا
سارے عالم میں خوشی کا اک سماں پیدا ہوا

ابتدائے دہر سے حق کو رہا مطلوب جو
ہاں وہی محبوبِ خلاق جہاں پیدا ہوا

سرزمین کعبۃ اللہ گود پھیلائے بڑھی
اے خوشا معراج کا وہ میہماں پیدا ہوا

موسم گل کیوں نہ آئے جشنِ استقبال کو
ساکنانِ خلد کا وہ میزباں پیدا ہوا

"رحمۃ للعالمین" اور صاحب "خلق عظیم"
اسوۂ احسن، سراپا حق نشاں پیدا ہوا

رہ گئے حیرت زدہ احبار و رہباں دیکھ کر
وہ نبی الانبیاء، خاتم ﷺ کہاں پیدا ہوا

جس کے ہاتھوں میں "لواء الحمد" ہو روز جزاء
حمد باری کو ولی وہ مدح خواں پیدا ہوا

ولی اللہ ولی، عظیم آبادی

روحِ دو عالم ﷺ

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

نام ہے ان کا قریہ قریہ، ذکر ہے ان کا عالم عالم
یادِ میں ان کی چشم ہے پرنم، صلی اللہ علیہ وسلم

دکھیا دلوں کا درماں وہ ہے، ہم جیسوں کا شافع وہ ہے
بعد خدا کے وہ ہیں ارحم، صلی اللہ علیہ وسلم

سب نبیوں میں افضل وہ ہیں، کیا رتبہ ہے اللہ اللہ
سب نبیوں میں وہ ہیں خاتم، صلی اللہ علیہ وسلم

فرش پہ بیٹھے عرش کی باتیں، رب کی ان پر خاص ہے رحمت
رحمت عالم، راحت عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

حسن کا پیکر میرا پیمبر ﷺ، ساری دنیا کا وہ رہبر
جلوے ان کے پیہم پیہم، صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدایت کا وہ مخزن، صاحب عرفاں، حامل قرآں
خلق میں یکتا، فخر دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

زلف معطر، وجہہ منور، دوش پہ ان کے کملی کالی
میرا وہ دلبر، جان دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

ساری خلق میں سندر سندر، رب نے ان کو خوب بنایا
حسن مجسم، حسن دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

مظلوموں کا ماویٰ و ملجا، کمزوروں کا حامی و ناصر
سب کا محسن، محسن اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

رشد و ہدایت ان سے ملی ہے، ان کے در سے سب کو ملی ہے
مرکز ایماں، ہادی عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

شہر مدینہ میں مر جاؤں، ان کی غلامی میں مر جاؤں
میری سعادت وہ ہیں ہمدم، صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا رشیدؔ فرقت غم میں، ڈوب رہا ہے، ڈوب رہا ہے
پھر سے بلالیں روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی شان

سیب:...... دل کی حفاظت کرتا ہے اور خون کو جمنے نہیں دیتا۔

امرود:...... پیٹ کو صاف کرتا ہے۔

کیلا:...... ہڈی مضبوط کرتا ہے اور بلڈ پریشر کنٹرول کرتا ہے۔

گاجر:...... آنکھوں کی بینائی بہتر کرتی ہے اور کینسر نہیں ہونے دیتی۔

لیموں:...... بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔

آم:...... یادداشت کو اچھا کرتا ہے۔

انگور:...... گردوں میں پتھری نہیں ہونے دیتا۔

مالٹا:...... جسم میں بیماری کے خلاف دفاعی نظام کو بہتر کرتا ہے۔

آڑو:...... کینسر نہیں ہونے دیتا، دل کا دورہ روکتا ہے اور ہاضمے کو بہتر کرتا ہے۔

''تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' (الرحمٰن)

مرسلہ: محمد التمش، لاہور

حجامہ... علاج بھی، سنت بھی!

ڈاکٹر شایان احمد

طب نبوی کیا ہے؟

طب نبوی چار چیزوں کا مجموعہ ہے:

۱:... وہ غذائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف امراض کے علاج کے لئے تجویز فرمائیں۔

۲:... وہ دوائیں یعنی جڑی بوٹیاں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور علاج ثابت ہیں۔

۳:... حجامہ یعنی فاسد خون نکلوانے کا عمل۔

۴:... وہ دعائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتاً فوقتاً مختلف جسمانی و روحانی امراض کے علاج کے لئے تلقین فرمائیں۔

معراج کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتوں کے ہر گروہ نے عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو حجامہ سے علاج کا حکم فرمائیں۔ (ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان امثل ماتداویتم بہ الحجامۃ''

(بخاری:۵۷۹۶)

ترجمہ: ''سب سے بہترین دوا جس سے تم علاج کرو وہ حجامہ لگوانا ہے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جس طرح ہمیں دین کے احکام ملے ہیں، اسی طرح طب میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مکمل راہنمائی فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں مغربیت کی یلغار کی وجہ سے جہاں اور شعبوں میں مسلمانوں نے غیروں کی روش اختیار کی، وہاں طب کا انتہائی اہم شعبہ بھی متاثر ہوا اور ہم علاج کے سلسلہ میں بھی مغربیت کی تقلید کی وجہ سے اپنا قیمتی وقت اور پیسہ ضائع کرنے کے باوجود حقیقی شفا سے محروم رہتے ہیں۔

حجامہ ایک سنت علاج ہے، جس میں مختلف مقامات پر کٹ لگا کر جلد کی پہلی جھلی سے فاسد خون نکال کر کھانسی سے لے کر کینسر تک تقریباً تمام بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے، جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجوہات میں دھواں، پانی، مشروبات میں موجود زہریلے کیمیائی مادے، مکانات کے قریب فیکٹریوں کا فضلہ، تمباکو والی اشیاء، بازاری کھانے، ذہنی دباؤ، غصہ، گھبراہٹ وغیرہ ہیں۔ ان فاسد مادوں کی وجہ سے قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور انسان مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حدیث نبوی کے مطابق ''حجامہ'' مردوں، عورتوں کی ۷۰ سے زائد بیماریوں کا موثر علاج ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سچے فرمان عالی شان کے مطابق قدیم وجدید امراض مثلاً: بلڈ پریشر، اٹھرا، شوگر، درد گردہ، موٹاپا، قبض، ٹینشن، خرابی خون، فالج، لقوہ، جوڑوں کا درد، ہمہ قسم درد، بے اولادی، مائیگرین، بواسیر، دمہ، لیکوریا، الرجی، خارش، مرگی، امراض معدہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ٹی بی وغیرہ جیسے موذی اور خطرناک امراض میں مبتلا ہزاروں مریض اس مبارک طریقہ علاج سے بحمد اللہ! شفایاب ہو چکے ہیں۔ مردانہ اور زنانہ پوشیدہ امراض کے لئے بھی یہ بے حد مفید ہے۔ صحت مند لوگ بھی اتباع سنت کی نیت سے حجامہ لگوا سکتے ہیں، کیونکہ اس میں سو شہیدوں کے ثواب کے علاوہ بیماریوں سے روک بھی ہے اور اس سے طبیعت میں نشاط اور چستی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ علاج ایسا فوری اثر کرتا ہے جیسے پھوڑے میں سے پیپ نکلتے ہی راحت ملتی ہے۔ ہر قسم کی بیماریوں کو جڑ سے نکال باہر کرتا ہے۔ چین کا یہ قومی علاج ہے۔ عرب ممالک اور دنیا کے کئی ممالک میں اس علاج کا رواج اور اہتمام ہے۔

حجامہ کے دوران طبیب کو ایسے غیر معمولی نتائج کا سامنا ہوگا کہ وہ بے اختیار کہہ اٹھے گا کہ کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ غرض کئی سالہ تجربات کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ پر حق الیقین ہے کہ ''بہترین علاج جو تم کرتے ہو، وہ حجامہ ہے۔''

☆...... ایک معمر بزرگ کا حجامہ اس حالت میں کرنے کا موقع ملا کہ موٹر سائیکل کے حادثہ میں ان کی یادداشت بالکل ختم ہو چکی تھی اور ان کو پاگل پن کے دورے پڑتے تھے، پہلے حجامہ کے بعد پاگل پن کے دورے بالکل ختم ہو گئے اور دوسرے حجامہ کے آخر میں ان کی یادداشت ایسی واپس آئی کہ وہ کئی سالوں پہلے کے واقعات بھی سنا رہے تھے۔

☆...... ایک صاحب شدید عرق النساء کے درد میں کلینک آئے، ڈاکٹروں نے انہیں فوری طور پر آپریشن کے لئے کہا تھا اور وہ ہسپتال میں آپریشن کی فیس بھی جمع کروا چکے تھے۔ راقم نے ان کا حجامہ کرنا شروع کیا، جہاں جہاں حجامہ کرتا جاتا درد ختم ہوتا جاتا،

جب دوا نے تو اپنے پیروں پر چل کر واپس گئے۔ ایک دو اور وزٹ کے بعد وہ بالکل ایسے تندرست ہوگئے جیسے کبھی تکلیف ہوئی نہ ہو۔

حجامہ میں احتیاط:

جسمانی امراض کے لئے حجامہ بھی دیگر علاجوں کی طرح ایک علاج ہے، جس میں معالج کو مکمل مہارت کے ساتھ ساتھ غذائے نبوی اور دوائے نبوی کی معلومات ہونی چاہئے۔ انگلینڈ میں پاکستان کی طرح حجامہ بہت عام ہوتا جارہا ہے، لیکن صرف کوالیفائڈ ڈاکٹرز کو حجامہ کرنے کا اختیار ہے، جب کہ ہمارے یہاں چوکیدار اور ڈرائیور قسم کے لوگ بھی حجامہ کرکے نوٹ چھاپ رہے ہیں، اس لئے حجامہ کرانے سے قبل تسلی ضرور کرلی جائے کہ ڈاکٹر قابل ہو اور حفظان صحت کے تمام اصول وہاں لاگو ہوں، اگر حجامہ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کروایا جائے تو کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ دراصل حجامہ ایک صحت مند انسان کے لئے ہے تاکہ اسے کوئی مرض نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "Preventive Therapy" کے طور پر متعارف کرایا۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سال میں متعدد مرتبہ بغیر کسی مرض کے حجامہ کرانا ثابت ہے۔ حتیٰ کہ جادو جیسی موذی بیماری کی وجہ سے بھی علاج بالحجامہ اپنایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر مہینے حجامہ کرواتے تھے، اسی طرح بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب محسوس کرلیتے کہ ان کو حجامہ کی ضرورت ہے تو فوراً حجامہ کروالیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پچھنا (حجامہ) لگوایا۔ (بخاری، ج:۲، ص:۸۴۹)

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں شدید درد تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے اور روزے کی حالت میں تھے، ان سب قیود کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر درد کے علاج میں حجامہ ہی کو پسند فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران مبارک کے بالائی حصہ کی ہڈی میں درد کی بناپر پچھنے (حجامہ) لگوایا۔
(ابوداؤد، ج:۲، ص:۱۸۳)

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درد شقیقہ... آدھے سر کے درد... میں حجامہ لگوانے کا مشورہ دیا، جو شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کرتا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حجامہ لگوانے کا حکم فرماتے۔

سوال یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دردوں کے علاج میں حجامہ ہی کو کیوں پسند فرمایا؟ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، علم وحی ہے اور یقینی ہے اور دوسرے تمام علوم ظنی ہیں یعنی یا تو مشاہدہ پر ہیں یا تجرباتی ہیں۔ آج ایک تجربہ ہوا کل دوسرے تجربے نے پہلے کی جڑ کاٹ دی۔

آج سے چودہ سو سال پہلے طبیب اعظم، طب نبوی کے حوالے سے جو فرماکر اور عملی طور پر اپنا کر دنیا سے تشریف لے گئے، آج میڈیکل سائنس ان چیزوں کو ثابت کررہی ہیں، چنانچہ جب عرب ممالک سے ترقی کرتا ہوا "حجامہ" دنیا کے ترقی یافتہ غیر مسلم ممالک میں پہنچا تو طب کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوگیا۔ میڈیکل سائنس اپنی ترقی اور (Celluler Level) تک ریسرچ کے باوجود دردوں کے علاج میں پین کلر (درد کم کرنے والے گولی) یا آخری درجے میں (Steroid) تجویز کرتی ہے جو گردوں اور جگر کے لئے انتہائی مہلک ہے.... اس سے آگے کوئی شافی دوا جس سے درد ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے، اس سلسلہ میں میڈیکل سائنس کوئی شفائی دوا، تجویز کرنے میں ناکام تھی.... یہ بات سمجھ سے باہر تھی کہ درد کے مادہ یعنی (Pain Toxins) کو جسم سے باہر کیسے نکالا جائے؟ جب مغربی ممالک میں حجامہ روشناس ہوا، ان کی عقلیں ٹھکانوں پر آگئیں کہ کیسے اتنے سادہ سے علاج سے جس میں کپ یا گلاس کے ذریعہ سک (Suck) یعنی کھنچاؤ بناکر جب باریک کٹ لگائے جاتے ہیں تو سارا درد کا مادہ باہر آجاتا ہے اور مریض چاہے عرق النساء کا ہو یا درد شقیقہ کا، چاہے جوڑوں کا درد ہو یا پٹھوں کا اسے فوری شفا ملتی ہے۔ چنانچہ کئی غیر مسلم ممالک، مثلاً چین، برطانیہ، جرمنی، فرانس، امریکا وغیرہ میں ماہرین طب اور عام افراد دردوں کو دور کرنے کے لئے بہت تیزی سے حجامہ کی طرف متوجہ ہورہے ہیں، راقم چونکہ برطانیہ کی انٹرنیشنل کپنگ سوسائٹی کا ممبر ہے، اس لئے ان کی طرف سے آئے دن ای میل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ راقم کے اندازے کے مطابق ہر ۱۰۰ دن میں برطانیہ میں ایک نیا کپنگ سینٹر یعنی مرکز الحجامہ کا افتتاح ہوتا ہے۔

ایک عرصہ کے تجربات کی روشنی میں دردوں میں حجامہ کے ذریعے علاج کروانے والے مریضوں کو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱:... فوری درد یعنی (Acate Pain) کے کیسز (Cases) میں تین سے چار دفعہ اور پرانے دردوں یعنی (Chronic Pain) میں سات سے بارہ دفعہ میں عمومی طور پر مکمل شفا ہوجاتی ہے۔

۲:... حجامہ سے دو دن قبل تمام درد کم کرنے والی گولیوں کا استعمال ترک کردیں۔

۳:... کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ پہلے حجامہ

کے بعد درد بجائے کم ہونے کے بڑھ جاتا ہے، اس میں پریشان نہ ہوں بلکہ مستقل مزاجی سے حجامہ کرواتے رہیں۔

۴:... پرانے دردوں میں شروع کے ایک دو سیشنز (Sessions) میں درد بالکل غائب ہوجاتا ہے، جس سے مریض یہ تصور کرلیتا ہے کہ اب وہ بالکل ٹھیک ہوگیا، لیکن چند دن بعد وہ درد دوبارہ عود کر آتا ہے، جس سے مریض مایوس ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بعد طبیب پر بھروسہ کرتے ہوئے پابندی سے حجامہ کرواتے رہیے، انشاء اللہ شفائے کاملہ نصیب ہوگی۔

۵:... حجامہ سے درد کا مادہ نکل جاتا ہے، لیکن دوبارہ وہ نہ بنے اس کے لئے بتائے ہوئے پرہیز پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے، یہ سنت علاج کروایا جائے تو انشاء اللہ! یقینی شفا کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔

آیئے ہم بھی یہ عہد کریں کہ غیروں کا طریقہ علاج چھوڑ کر اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مبارک ارشادات (جو کہ دنیائے طب میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں) کو اپنائیں گے، تاکہ علاج کے ساتھ ثواب بھی ملے اور جسمانی آرام کے ساتھ ساتھ روحانی سکون بھی حاصل ہو۔

☆☆..................☆☆

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

محمد مجتبیٰ ﷺ کہیے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیے
محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے جلوۂ حق کا
اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے

(ماہر القادریؒ)

ٹھوکر میں تری تاج سرِ قیصر و کسریٰ
جمشید بھی لرزے ہیں، ترے جاہ و حشم سے
اے زہے قسمت کہ ہوں مداحِ ختم المرسلینؐ
امیدِ شفاعت ہے ترے حسن و کرم سے

(منیر بھوجپوریؒ)

تاروں سے یہ کہہ دو کوچ کریں، خورشید منور آتے ہیں
قوموں کے پیمبر آ تو چکے اب سب کے پیغمبر آتے ہیں
اے خاصۂ بیکس ختم رسلؐ یہ حال ہے تری امت کا
دنیا میں کسی کی بھی ہو خطا الزام ہمیں پر آتے ہیں

گماں پہ فتح اگر قوتِ یقیں سے ملی
یقیں کی دولتِ بیدار ہم کو دیں سے ملی
عطا ہوا جو نظام اب کبھی نہ بدلے گا
تسلی اس کی ہمیں ختم مرسلینؐ سے ملی

(اسد ملتانی ۱۹۵۹ء)

ہائے! حسرت مدینے کی دل میں رہی
بس اسی آرزو میں کٹی زندگی
کیوں نہ ختم الرسلؐ ہو لقب آپ کا
آپؐ کے بعد کوئی نہ آیا نبی

(محمد اظہار الحق اظہار)

محمد ﷺ نورِ صبحِ اولیں ہیں، میرا ایمان ہے
وہ سب پیغمبروں میں آخری ہیں، یہ میرا ایمان ہے
حضور پاک ﷺ کی بعثت سے لے کر روزِ محشر تک
زمانے آپؐ کے زیرِ نگیں ہیں، میرا ایمان ہے

(خالد بزمی)

حضور ﷺ آپ کی امت پہ وقت نازک ہے
ہر ایک سمت ہے فتنوں کی حشر آرائی
کہیں آپ کی سنت نشانۂ تضحیک
کہیں نبوتِ کاذب کی سحر آرائی

(عبدالمنان شاہد)

کہاں وہ بات کسی صاحبِ صفات میں ہے
جو بات فخرِ رسلؐ، فخرِ کائناتؐ میں ہے
کلامِ حق کی ہے تفسیر شانِ ختم رسلؐ
ہر ایک مرضیٔ حق ان کی بات بات میں ہے

(شایاں رام پوریؒ)

برأت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیوں نے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "المصالح العقلیہ" میں بعض عبارات کو سرسری طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات سے ملتے جلتے پایا تو انہوں نے دعویٰ کر دیا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے یہ عبارات مرزا غلام احمد قادیانی کی پانچ کتابوں سے لی ہیں۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن نے اس مقالہ میں قادیانی مضمون نگاروں کی غلط بیانی اور علمی خیانت کا پردہ چاک کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے ہی دوسرے کی عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنی کتابوں اور رسائل کا حصہ بنایا ہے۔ یہ مقالہ ۱۹۸۳ء میں ماہنامہ "الرشید" ساہیوال اور ماہنامہ "بینات" کراچی بابت صفر المظفر ۱۴۰۵ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ قند مکرر کے طور پر قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

چوتھی قسط

علامہ ڈاکٹر خالد محمود، لندن

تاثیر دعا:

مولوی محمد فضل خان نے اسرار شریعت میں حقیقت دعا و قضا پر ایک مستقل عنوان قائم کیا ہے اور بات اس طرح واضح کی ہے گویا وہ اصولی طور پر دعا و قضا کی حقیقت سمجھا رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اس موضوع پر سرسید احمد خان سے واسطہ پڑا تھا۔ آپ نے اس میں عمومی پیرایہ ترک کر کے سرسید کو مخاطب بنایا ہے۔ اسرار شریعت مباحث عقلیہ کے موضوع کی ایک اصولی کتاب ہے اور ایسی کتابوں کا پیرایہ بیان عام ہوتا ہے۔ ایسی کتابوں میں خاص افراد سے خطاب نہیں ہوتا۔ اب آپ دونوں کتابوں کو دیکھیں اور خود فیصلہ کریں کہ اصل عبارت کون سی ہوگی اور اسے کس نے بدل کر اپنے خاص موضوع میں پیش کیا ہوگا؟ کچھ بھی ہو حضرت تھانویؒ نے یہ عبارات اسرار شریعت سے لی ہیں اور یہ بات ان کے دیئے ہوئے حوالے کے عین مطابق ہے۔ مرزا صاحب کی کتابوں سے انہوں نے انہیں نقل نہیں کیا۔

اسرار شریعت مولوی محمد فضل خاں:

"اگرچہ دنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں، جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں، مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا، درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا، مگر کیا کوئی یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا، جب کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جاتے ہیں یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے تو پھر کیونکر یہ امید کی جائے کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے، جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو۔ جو شخص دواؤں کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو اور استجابت دعا کا قائل نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پرانی اور سال خوردہ اور مسلوب القویٰ دوا کو استعمال کرے اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دوا پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ بھی تاثیر نہیں۔"

(جلد اول، ص: ۳۳۵)

برکات الدعا، مرزا غلام احمد:

"اگرچہ دنیا کا کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں، تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں، مثلاً اگرچہ مقدر کا لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا، مگر کیا سید صاحب رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا.... خدا تعالیٰ اس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھیں کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے، لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں جو خود سید صاحب دعاؤں کی حقیقی فلاسفی سے بے خبر ہیں اور ان کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہیں رکھتے اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پرانی اور سال خوردہ مسلوب القویٰ دوا کو استعمال کرے اور پھر اس کو بے اثر پا کر

اس دوا پر عام حکم لگادے کہ اس میں کچھ بھی تاثیر نہیں۔" (برکات الدعا)

دونوں عبارتوں کے آخری خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے اسرار شریعت کی عبارت میں کاتب کی غلطی سے دعا کی بجائے دوا کا لفظ لکھا گیا جب کہ مرزا صاحب کی عبارت میں لفظ دعا لکھا ہوا ہے۔ اسرار شریعت کی عبارت اگر مرزا صاحب کی کتاب سے ماخوذ ہوتی تو اس میں یہ غلطی نہ ہوتی اس قسم کی غلطیاں عام طور پر پہلی تحریر میں ہی ہوتی ہیں اور زیادہ تر وہیں ہوتی ہیں، جہاں کاتب قلمی مسودوں سے لکھ رہے ہوں غلطیوں کی اصلاح بعد میں ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد کی عبارت اصلاح شدہ ہے...... اور اس میں اسرار شریعت کے کتابت شدہ مسودہ کو ہی درست کیا گیا ہے۔

حقیقت حال کچھ بھی ہو اس میں شبہ نہیں کہ حضرت تھانویؒ نے مرزا غلام احمد کی پانچ کتابوں سے عبارات نہیں لیں، جیسا کہ ایمن زئی صاحب کا دعویٰ ہے بلکہ ایک کتاب سے لی ہیں اور وہ اسرار شریعت ہے، جس میں مرزا صاحب کی پانچوں کتابوں کی زیر بحث عبارات موجود ہیں، اس میں کوئی شخص اختلاف کرے کہ ان دو میں سے پہلا لکھنے والا کون ہے؟ بیشک اسے اس اختلاف کا حق ہے ہم اس میں دخل نہیں دیتے، اپنی رائے ہم نے عرض کردی ہے لیکن یہ بات ہر شبہ سے بالاتر ہے کہ حضرت تھانویؒ نے مرزا غلام احمد کی کتابوں سے کوئی عبارت نہیں لی، اسی ایک کتاب سے آپ نے یہ عبارات لی ہیں اور آپ نے اسی کا حوالہ دیا ہے۔

نماز پنج گانہ کی عقلی حکمتیں

اسرار شریعت مولوی محمد فضل خاں:

"الغرض پنج گانہ نمازیں کیا ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو تم پر وارد ہوتے اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

"پہلے جب کہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے، مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہو، یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا، کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا، اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی، جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔" (اسرار شریعت، ج:۱، ص:۱۰۷)

کشتی نوح مرزا غلام احمد:

"پنج گانہ نمازیں کیا چیز ہیں، وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے، پہلے جب کہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے، مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا، یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا، سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے، کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا، اس کے مقابل نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔" (کشتی نوح، ص:۶۳،۶۴)

مرزا صاحب کی عبارت میں ان الفاظ پر غور کیجئے:

"تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں۔"

"بلا کے وقت" کے یہ الفاظ اسرار شریعت کے نہیں ہیں۔ اسرار شریعت میں پنج گانہ نمازوں کا جو نقشہ دیا گیا ہے، اس میں پانچوں نمازیں (نماز فجر) کو بلا کا وقت نہیں نجات کا وقت بتلایا گیا ہے، چار وقت بلا کے تھے اور یہ پانچواں نجات کا۔ مرزا صاحب نے بھی پانچویں نماز کو نجات کا وقت بیان کیا ہے، سو یہ عبارت کہ پانچ تغیر بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں بعد میں بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے، سیاق وسباق سے ملتی عبارت وہی ہے جو اسرار شریعت میں دی گئی ہے۔ مرزا صاحب نے اسے نقل کرنے میں جو اضافے کئے سب زائد عبارتیں معلوم ہوتی ہیں۔

مولوی محمد فضل خان صاحب نے اس کے بعد اپنی تائید میں کچھ ارشادات نبوی اور بعض اطباء کے اقوال بھی درج کئے ہیں، انہیں دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ احادیث اور اقوال مولوی صاحب کے مضمون کا جزو ہیں، مرزا صاحب کی کتاب میں یہ موجود نہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اسرار شریعت کے مسودے سے حسب خواہش تلخیص کی ہے۔ مرزا صاحب نے اسرار شریعت کی جو عبارت چھوڑی ہے، اسے ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کی ساعت کی نسبت فرمایا ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں، اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی عمل آسمان کی طرف صعود کرے۔ فرمایا رات کے فرشتوں سے پہلے دن کے فرشتے آسمان کی طرف صعود کرتے ہیں اور دن کے فرشتوں سے پہلے رات کے فرشتے صعود کرتے ہیں۔ اس وقت کے تغیرات کے آثار جو جسم انسانی پر ظاہر ہوتے ہیں طبیبوں نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائے ہیں، چنانچہ مفرح القلوب شرح قانونچہ میں لکھا ہے..." (ص:۱۰۴)

اب عبداللہ ایمن زئی کی ان سطور پر بھی غور کرو

جب خدا کا خوف نہ رہے تو انسان اس قسم کے جھوٹ سے بھی پرہیز نہیں کرتا، ایمن زئی صاحب لکھتے ہیں:

"بیان کردہ حکمتیں حضرت تھانویؒ کو اس قدر پسند آئیں کہ لفظاً بہ لفظاً اپنی کتاب میں نقل فرمادیں، البتہ اتنا کیا کہ مرزا صاحب کی بیان کردہ حکمتوں کی مزید تشریح کے لئے ارشادات نبوی، شرح وقایہ اور اطباء کے اقوال درج کردیئے۔"

(کمالات اشرفیہ ص:۱۶)

اسرار شریعت کی وہ عبارات جو مرزا صاحب نے چھوڑ دیں، ان میں واقعی کچھ ارشادات نبوی اور کچھ اقوال اطباء موجود ہیں۔ حضرت تھانویؒ کی عبارت میں بھی یہ ارشادات نبوی اور اقوال اطباء موجود ہیں۔ اس سے یہ حقیقت نصف النہار کی طرح عیاں ہے کہ حضرت تھانویؒ نے یہ مضامین اسرار شریعت سے لئے ہیں نہ کہ مرزا صاحب کی کتابوں سے.... اسرار شریعت اور المصالح العقلیہ کی عبارات ایک دوسرے کے مطابق ہیں اور مرزا غلام احمد کی تلخیص کچھ مختلف ہے۔ دونوں (مولوی محمد فضل خان اور حضرت مولانا تھانویؒ) کی عبارات میں وہ پورے مضامین موجود ہیں، اب کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے یہ مضامین مرزا غلام احمد کی کتابوں سے لئے ہیں۔ ایمن زئی صاحب نے غلط کہا ہے کہ حضرت تھانویؒ نے شرح وقایہ اور اطباء کے اقوال درج کیے ہیں۔ اقوال اطباء اسرار شریعت سے ماخوذ ہیں اور شرح وقایہ کا تو ان عبارات میں سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں، معلوم نہیں ایمن زئی صاحب کو اس میں شرح وقایہ کا نام لانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ شرح قانونچہ کو شرح وقایہ پڑھتے رہے ہوں۔

نماز عصر کی بحث میں ایمن زئی صاحب نے حضرت تھانویؒ کی عبارت کو مرزا صاحب کی عبارت کے بالمقابل نقل کرتے ہوئے معلوم نہیں، یہ فقرہ کیوں حذف کردیا ہے۔

"صریح نظر آتا ہے کہ اب غروب نزدیک ہے، جس سے اپنے کمالات کے زوال کے احتمال قریب پر استدلال کرنا چاہئے۔ اس روحانی حالت کے مقابل نماز عصر مقرر ہوئی۔"

(کمالات اشرفیہ ص:۱۸)

ایمن زئی صاحب نے خط کشیدہ فقرہ شاید اسلئے حذف کردیا ہے کہ یہ عبارت مرزا صاحب کی عبارت کے مقابل بالکل وہی دکھائی دے اور وہ کہہ سکیں کہ حضرت تھانویؒ نے لفظ بہ لفظ مرزا صاحب سے نقل کی ہے۔ اس لئے اس فقرے کا حذف کرنا ضروری تھا۔

اسرار شریعت:

"خدا تعالیٰ نے تمہارے فطری تغیرات میں پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کی ہیں، اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدے کے لئے ہیں، پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچتے رہو اور پنج گانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج ہیں، تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا، پس تم قبل اس کے جو دن چڑھے اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"

(خاتم الاولیاء اسرار شریعت، ج:۱، ص:۱۰۷)

کشتی نوح:

"اور خدا نے تمہارے فطری تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدے کے لئے ہیں، پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچتے رہو اور پنج گانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج ہیں، تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا، پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"

(کشتی نوح، ص:۶۵)

ان دونوں عبارتوں میں اختلاف الفاظ کا جائزہ لیجئے۔ انسانی زندگی کے یہ پانچ تغیرات ہی اس کی پانچ حالتیں جن میں پانچ نمازیں مقرر کی گئی ہیں۔ تغیر حالت بدلنے کو ہی کہتے ہیں اور یہ پانچ تغیرات پانچ حالتیں ہی ہیں۔ پانچ تغیرات میں پانچ حالتیں بالکل بے معنی بات ہے۔

(جاری ہے)

برطانیہ میں مسجد پر حملہ کرنے والے فوجیوں کو چھ، چھ برس قید

لندن (امت نیوز) برطانیہ کے شہر بل کی ایک عدالت نے ان دو فوجیوں کو چھ، چھ برس قید کی سزا سنائی ہے۔ انہوں نے گرمزبی کی مسجد کو آتشیں بموں سے تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان فوجیوں نے لندن کے علاقے وولچ میں برطانوی فوج کے ایک ڈرمر کو دن دہاڑے سڑک پر ہلاک کیے جانے کے بعد گرمزبی کی مسجد کو آتشیں بموں سے نشانہ بنایا تھا۔ دونوں فوجیوں ۲۳ سالہ گیون ہمفریز اور ۳۳ سالہ مارٹن نے اسلامک کلچرل سینٹر پر حملے کے الزام کو تسلیم کیا تھا۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۲ دسمبر ۲۰۱۳ء)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا

دس روزہ دورہ کراچی

رپورٹ: مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ ۸/صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۲/دسمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات دس روزہ دورے پر کراچی پہنچے۔ آپ مجاہدین ختم نبوت کے کارواں کے پُرجوش اور باہمت قائد ہیں۔ آپ کے ولولہ انگیز بیانات شوق سے سنے جاتے ہیں، چنانچہ آپ کی کراچی آمد کے قیمتی موقع پر بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف علاقوں میں آپ کے بیانات کا نظم بنایا گیا، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

۱۳/دسمبر بروز جمعہ:

بہادرآباد میں واقع قاری محمد انور صاحب کی جامع مسجد قرطبہ میں حضرت طوفانی صاحب نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل خطاب فرمایا۔ عظمت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے آپ نے امت مسلمہ کو نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر متحد رہنے کی تلقین کی اور کہا کہ کمزور سے کمزور ایمان رکھنے والا مسلمان بھی سب کچھ برداشت کرسکتا ہے مگر اپنے آقا علیہ السلام کی ناموس پر ذرہ بھر بھی آنچ آنا گوارا نہیں کرسکتا۔

۱۵/دسمبر بروز اتوار:

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں صبح ۱۱ بجے ایک اجتماع منعقد کیا گیا جس میں عوام الناس کے علاوہ کارکنان ختم نبوت کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت کے بعد مولانا عبدالحی مطمئن (مبلغ ضلع غربی) اور مولانا محمد حامد (شافعی مسجد شیر شاہ) نے مختصر خطاب کیا۔ بعدازاں حضرت مولانا طوفانی صاحب نے سوا گھنٹہ پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی زیادہ محبت ہوگی، اسے آپ کے دشمن قادیانیوں سے اتنی ہی نفرت ہوگی، کیونکہ جب تک اپنے محبوب اور دوست کے دشمن سے اظہار براءت و نفرت نہ کیا جائے تب تک دعوائے محبت والفت جھوٹا ہے۔ اختتامی دعا سے قبل شرکاء مجلس کو اپنے حلقہ میں کام کرنے کی ترغیب اور مرکز میں ہونے والے تربیتی پروگراموں سے آگاہ کیا۔

ظہر کی نماز کے بعد کوئٹہ سے مولانا انوارالحق حقانی مدظلہ کی قیادت میں ۵۰ افراد کا وفد جو کہ کراچی کے تعلیمی اداروں کے مطالعاتی دورہ پر تھا، دفتر ختم نبوت بھی آیا۔ حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے بھی اس موقع پر بیان کیا، آپ نے کہا کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کے فریب سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ عوام، علماء کرام سے مستقل رابطے میں رہیں تاکہ اس فتنے سے اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں، بعدازاں مہمان حضرات میں ہفت روزہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۶/دسمبر بروز پیر:

صبح کے وقت حضرت طوفانی صاحب، مولانا سید محمد طاہر صاحب (امام وخطیب جامع مسجد بنوری ٹاؤن) کے تعلیمی ادارے اسلامک انسٹیٹیوٹ تشریف لے گئے، جہاں طلباء سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ آج کے بچے مستقبل کے معمار بنیں گے۔ قادیانی فتنے کی مستقبل میں سرکوبی کے لئے یہی بچے ہمارا اثاثہ ہیں۔ ان کے دین وایمان کو جتنا مضبوط بنایا جاسکتا ہے بنایا جائے تاکہ یہ کل کو تحفظ ختم نبوت کے مجاہد کہلائیں۔

۱۷/دسمبر بروز منگل:

آج صبح حضرت طوفانی صاحب، مولانا محمد حنیف عبدالمجید (مدرسہ بیت العلم) کے عصری تعلیمی ادارے البدر اسکول تشریف لے گئے اور ننھے نونہالوں سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن ابوجہل کو واصل جہنم کرنے والے معاذ ومعوذ (رضی اللہ عنہما) بھی بچے ہی تھے۔ انشاء اللہ قادیانیت کے فتنے کو بھی یہی بچے آگے چل کر جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد دہلی (پاکستان چوک) میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ راقم کے مختصر بیان کے بعد حضرت طوفانی صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم عظمت رسول کی بات کرتے ہیں، ہم صرف آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا چرچا کرتے ہیں۔ قادیانی ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، ہم ہر جگہ ان کا تعاقب کرتے رہیں گے، جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی محبت ہوگی، اسے قادیانیوں سے اتنی ہی نفرت ہوگی۔

۱۸/دسمبر بروز بدھ:

شام چار بجے حضرت مولانا طوفانی صاحب بلدیہ ٹاؤن میں مجلس کے مقامی ساتھی جناب سید محمد شاہ کے بھائی جناب سید نور محمد کے حج وعمرہ ٹریولنگ ایجنسی کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے ہمراہ مولانا محمد اعجاز مصطفی مدظلہ اور سید انوارالحسن

شاہ اور محمد سلمان الیاس بھی تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا کے زیر اہتمام جامع مسجد الاخوان دستگیر بلاک ۱۵ میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں حضرت طوفانی صاحب کا خصوصی بیان ہوا، مسجد کے امام وخطیب مولانا عبدالنعیم مدظلہ نے آپ کی آمد پر خوش آمدیدی کلمات کہے۔انہوں نے کہا کہ ختم نبوت جیسے عظیم الشان موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے ان حضرات کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے اور ہم ان کے انتہائی مشکور ہیں۔تلاوت کلام پاک کے بعد راقم نے مختصر بیان کیا۔حضرت طوفانی صاحب نے اس موقع پر بڑا ولولہ انگیز اور فکر آموز خطاب کیا۔آپ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا اور اس پیغام کو ہر مسلمان تک پہنچانا، ہمارے لئے فرض عین کا درجہ رکھتا ہے، مرزا قادیانی نے کہا کہ آیت ''محمد رسول اللہ'' (الفتح:۲۹) میں میرا نام محمد رکھا گیا۔اب اگر ہم اس کے کفر کو طشت ازبام کرتے ہوئے آپ کے ایمان کو نہ بچائیں تو کل روز قیامت ہم سے پوچھ ہوگی۔

۱۹ ردسمبر بروز جمعرات:

صبح ۱۰ بجے مدرسہ سیف العلوم یوسفیہ پختون آباد (مولانا راحت گل شمشیر مدظلہ کے ادارہ) میں تقریب تقسیم انعامات بسلسلہ سہ ماہی امتحان منعقد ہوئی۔مہمان کے طور پر راقم نے مختصر بیان کیا، اس کے بعد حضرت طوفانی صاحب نے بیان کیا۔آپ نے کہا کہ علماء اس دین کے وارث اور محافظ ہیں اور علم دین ہی وہ ذریعہ ہے جو اشاعت اسلام کا سبب ہے۔طلبا اپنی علمی صلاحیتوں کو مضبوط بنا کر اور دلائل و براہین سے مسلح ہو کر قادیانیت کا قلع قمع کریں۔

مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد المصطفیٰ پاکستان مارکیٹ اسٹیل ٹاؤن میں حضرت طوفانی صاحب کے بیان سے قبل راقم کا بیان ہوا، حضرت طوفانی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ ہمارے اکابر اپنے مسلمان بھائیوں کا دین اور ایمان محفوظ بنانے کے لئے گلی گلی گھومتے تھے، جگہ جگہ جا کر بیانات کرتے اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے، ہم بھی محض اسی مقصد کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں، ہمارا اجر اللہ دے گا۔ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا دامن پھیلاتے ہیں۔

۲۰ ردسمبر بروز جمعہ:

جامع مسجد شافعی شیر شاہ میں حضرت طوفانی صاحب نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور قادیانیت کی زہرناکی سے عوام کو آگاہ کیا۔

عصر کی نماز کے بعد بلدیہ ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذیلی دفتر و مسجد جامع مسجد عائشہ میں تربیتی نشست سے خطاب کیا۔اہل محلہ کی بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی۔

مغرب کے بعد جامع عائشہ صدیقہ (منظور کالونی) میں اہل محلّہ سے خطاب کیا اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی دعوت دی۔عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن والسنۃ (منظور کالونی) میں علاقے کے علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی اپیل کی۔آپ نے کہا کہ ائمہ حضرات اپنی مساجد میں ختم نبوت کے عنوان پر درس دینے کا معمول بنالیں۔

۲۱ ردسمبر بروز ہفتہ:

دوپہر ۱۲ بجے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کے لئے جامعہ دار العلوم کراچی تشریف لے گئے اور ان کو سرگودھا میں قائم کردہ خاتم النبیین میڈیکل ہارٹ سینٹر کے منصوبے سے آگاہ کیا۔حضرت مفتی اعظم صاحب نے بڑی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور منصوبے کی تکمیل کے لئے دعا بھی فرمائی۔

مغرب کی نماز کے بعد ظفر ٹاؤن لانڈھی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔تلاوت کلام پاک کے بعد مشہور نعت خواں حافظ محمد اشفاق نے نعت پیش کی۔راقم نے بیان کیا، اس موقع پر حضرت طوفانی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ ناموس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

۲۲ ردسمبر بروز اتوار:

صبح حضرت طوفانی صاحب اپنا دورۂ کراچی مکمل کر کے ملتان روانہ ہوگئے۔☆☆

اظہار تعزیت

ڈیرہ غازی خان (پ ر) پیر طریقت حضرت مولانا علی المرتضیٰ نقشبندی مجددیؒ کے خلیفہ مجاز مرشد عالم حضرت مولانا فضل علی قریشی مسکین پور شریف کی دختر نیک اختر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی سرپرست مولانا محمد اسحاق ساجد کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ اور عوام شریک ہوئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا غلام اکبر ثاقب کی نانی صاحبہ بھی وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، اہل سنت والجماعت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرحمن غفاری، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد صدیق نقشبندی، حکیم عبدالرحمن جعفر، حکیم عبدالرحیم جعفر، مفتی سعد کریم گھلو اور دیگر راہنماؤں نے مولانا محمد اسحاق ساجد اور مولانا غلام اکبر ثاقب سے تعزیت کا اظہار کیا۔مرحومات کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

کراچی سے گوادر تک کے سفر کی روئیداد

مولانا قاضی احسان احمد

ملک خداداد پاکستان ظاہری اور باطنی اعتبار سے رب کریم کی عنایات سے مالا مال ہے، کہیں سرسبز وشاداب میدانی علاقے، کہیں لہلہاتی کھیتیاں، کہیں بلند وبالا دلکش و خوبصورت پہاڑ جو برف پوش ہیں تو کہیں سبز گہرے رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے، ناظرین کے لئے قدرتی مناظر کا بیش بہا خزانہ اور روح پرور نظارے ہیں۔

بلوچستان پاکستان کا رقبہ کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہے، طول وعرض میں پھیلے ہوئے اس وسیع وعریض صوبہ کو بھی رب تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔ عجیب وغریب طرز کے بلند پہاڑ، رنگا رنگ کی شکل وصورت، نقش ونگار سے آراستہ وپیراستہ، خالق کائنات کی قدرت کی گواہی دے رہے ہیں۔

چند ماہ قبل تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں تربت کا دورہ کیا اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی مشاورت سے گوادر اور گردونواح کے علاقوں میں تبلیغی پروگراموں کا نظم قائم کیا گیا، چنانچہ بروز بدھ ۱۱ دسمبر کی صبح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ محب مولانا احمد شاہ بلوچ کی ہمراہی میں راقم گوادر کے سفر پر روانہ ہوا۔

یوسف گوٹھ سے جاوید ایکسپریس کے ذریعہ سفر شروع ہوا، آرام دہ، خوبصورت بس کا سفر اور بھی دلچسپی کا باعث بن گیا، بس بل کھاتی خوبصورت سڑک کے نشیب وفراز پر گھومتی اور فراٹے بھرتی ہوئے منزل کے قریب ہو رہی تھی۔

ظہر کی نماز اوڑماڑہ ساحل سمندر پر واقع مسجد میں ادا کی، جس کے پہلو میں ایک سادہ مگر پُر وقار ہوٹل بھی موجود ہے نماز ادا کی، کھانا کھایا، دوبارہ سفر شروع کیا، بس اوڑماڑہ، پسنی، جلتیف، سربندر کے راستہ سے ہوتی ہوئی شام ۷ بجے گوادر ٹرمنل پر پہنچ گئی۔ جہاں جامعہ علوم اسلامیہ کوہ بن وارڈ کے مہتمم مولانا ریاض احمد اور حعلم تیمور پہلے سے موجود تھے۔ بڑے پرتپاک انداز میں استقبال کیا اور خیر مقدمی کلمات کہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ قبل از عشاء پہنچے تو اسکول کے چھوٹے بچے جو بعد ظہر قرآن کریم کی تعلیم اور بعد مغرب اسکول کا ہوم ورک یہاں کرتے ہیں کا ایک جم غفیر تھا، چڑیوں کی چہچاہٹ کی طرح مدرسہ کے در و دیوار گونج رہے تھے۔ فضا قرآن کریم کی صداؤں سے مسحور کن ماحول پیش کر رہی تھی، نماز عشاء اور کھانے کے بعد مختصر تعارف اور سفر کی غرض و غایت پیش کی اور آرامگاہ کی طرف چل دیئے۔

نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد علاقائی دستور کے مطابق چائے نوش کی اور پھر آج بروز جمعرات کی مصروفیات کے متعلق مشاورت شروع ہوئی تو بعد مشورہ طے پایا کہ آج قبل از ظہر تک مدارس کا دورہ، علماء سے ملاقات بعد ازاں اگلے سفر کا نظم قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ مولانا سلمان، مولانا محمد علی، طالب علم تیمور کے ہمراہ مدارس کا دورہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے جامعہ علوم اسلامیہ کوہ بن کے مدرسین اور طلباء کے سامنے راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں تفصیلی بیان کیا، کام کی اہمیت اور علماء کرام کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ قاسم العلوم میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، یہاں پر ہمارے میزبان مدرسہ کے ناظم مولانا محمد خیر تھے، انہوں نے علاقائی رواج کے مطابق پُرجوش انداز میں اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مدرسہ کے اساتذہ کرام کو جمع کیا، یہاں پر بھی اسی سابقہ عنوان پر گفتگو ہوئی، تمام اساتذہ کرام اور مدرسین نے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کا عزم کیا۔ بعد ازاں مدرسہ مطلع العلوم کے لئے روانہ ہوئے، چند منٹ موٹر سائیکل کی سواری اختیار کرنے کے بعد مدرسہ میں پہنچ گئے، جہاں پر پہلے سے اطلاع کے مطابق مدرسین و اساتذہ کرام جمع تھے، ملاقات ہوئی، یہاں پر جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر تعارف اور اغراض و مقاصد سے ساتھیوں کو آگاہ کیا، تمام احباب انتہائی خوشی محسوس کر رہے تھے کہ اس دور افتادہ علاقہ میں اکابر کی جماعت کے کارکنوں کا آنا اور تحفظ ختم نبوت کی صداؤں کو بلند کرنا ہمارے لئے سعادت اور خوش بختی کی بات ہے۔ راقم نے ایک بات جو کثرت سے ان احباب کے سامنے رکھی وہ یہ تھی کہ بظاہر جسمانی شکل وصورت میں یہاں قادیانیت کا وجود مسدود لگ رہا ہے، مگر ان کی مصنوعات کی شکل میں قادیانیوں کا وجود ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے بعد ان کی مشروب ساز کمپنی شیزان اور اس کے مالکان کی ارتدادی سرگرمیوں سے ان کو آگاہ کیا، تمام احباب نے اس تمام گفتگو کی پُرزور تائید کی اور ہر لحاظ سے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

قبل از ظہر کی طے شدہ مصروفیات میں سے ایک جگہ باقی تھی جس کی طرف جانا ہوا، علاقہ کا نام گھنی ڈور ہے، یہاں پر مدرسہ حمادیہ واقع ہے، مولانا لطف اللہ اور ان کے مدرسہ کے اساتذہ اور مولانا محمد مجاہد خطیب جامع مسجد فقیر کالونی سے تفصیلی ملاقات ہوئی، تحفظ ختم نبوت مشن سے متعلق مشاورت بھی ہوئی۔ علاقائی علماء اور خطباء کرام کی فہرست، مساجد کے نام

اور ایڈریس جمع کرنے اور جلد مطلع کرنے کی ذمہ داری مولانا محمد مجاہد اور مولانا سلمان کے سپرد کی۔ ہر دو احباب نے خوش دلی سے یہ خدمت قبول کی۔

نماز ظہر اپنے میزبان مولانا ریاض کے مدرسہ میں ادا کی، کھانا کھانے کے بعد اگلا سفر شروع ہوا، جیوانی ایران کے بارڈر کے بالکل قریب کا علاقہ ہے، مین سڑک سے جیوانی کو مڑتے ہوئے تقریباً ۳۱ کلومیٹر اور جیوانی پہنچ کر سمندری راستہ سے تقریباً دس بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ایران شروع ہو جاتا ہے۔

جیوانی میں مولانا محمد زاہد صاحب فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ہمارے میزبان تھے، یہاں نماز عصر ادا کی، ان سے اپنی آمد سے متعلق مختصر گفتگو ہوئی، چائے نوش کی، نماز مغرب کے لئے علاقہ جیوانی کے ممتاز عالم دین استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب کے یہاں پہنچ گئے، مغرب کے بعد مولانا سے نہایت خوشگوار ماحول میں تفصیلی نشست ہوئی، جس میں مولانا مدظلہ نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آپ حضرات بہت اہم کام کر رہے ہیں، ہمیں بھی کرنا چاہئے، دوران گفتگو خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کا ذکر خیر بھی آیا اور حضرت مولانا نذیر الرحمن بھی گفتگو کا حصہ بنے۔ رب کریم ہماری جماعت اور اکابر کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ مولانا نے یقین دلایا کہ ہم علاقہ بھر میں ختم نبوت سے متعلق ہر کام کے لئے تیار ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مولانا سے ملاقات کے بعد واپس مولانا زاہد صاحب کی قیام گاہ کی طرف آئے، نماز عشا جامع مسجد ذوالنورین کوہ سر جیوانی میں ادا کی، جہاں پر رفیق سفر مولانا احمد شاہ بلوچ نے بلوچی زبان میں انتہائی پُر مغز اور پُر تاثیر خطاب کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت کا دفاع اور گستاخان رسول قادیانیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زوردار انداز میں بیان کیا اور اختتام کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کھانا مولانا زاہد صاحب کے ہاں طے تھا جس میں خلوص کے ساتھ تکلف بھرا ہوا تھا، سلیقے اور قرینہ کے ساتھ دسترخوان چنا گیا۔ اللہ رب العزت ان احباب کی مہمان نوازی قبول فرمائے بعد ازاں کام کے متعلق تفصیلی بات چیت ہوئی، جس پر مولانا زاہد نے آئندہ کم از کم دو دن کے وقت اور جمعہ کا مطالبہ کیا جسے مولانا احمد شاہ بلوچ نے قبول کیا۔

ہماری رہائش سے تقریباً دس منٹ پیدل کی مسافت پر سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں مار رہی تھیں، جس کے نظارے کے لئے بروز جمعہ بعد نماز فجر چائے نوش کرنے کے بعد مولانا احمد شاہ، راقم اور قاری حنظلہ کا جانا ہوا، قاری حنظلہ ہمارے مقامی رہبر اور ساتھی تھے، جنہوں نے تفصیل سے ہمیں سیر کرائی۔ سمندری حدود میں تاحد نظر چھوٹی بڑی ہزاروں کی تعداد میں کشتیاں موجود تھیں جو اپنے مشن کے لئے سرگرداں نظر آ رہی تھیں، کہیں ناؤ کے ہمسفر اور کہیں سامان کنارے لگ رہا تھا، اس پُر کشش منظر سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ ناشتہ کرنے کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ گوادر تقریباً ۷۰ سے ۸۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا، تقریباً ۱۱ بجے جامعہ اسلامیہ عربیہ پہنچ گئے، جہاں سے اگلے ہدف کی تیاری شروع ہوئی۔

نماز جمعہ میں عوام الناس کے اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے جامع مسجد فیض میں مولانا احمد شاہ بلوچ اور جامع مسجد بلال میں راقم کی ترتیب طے ہوئی، ہر دو احباب نے تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری اور فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں سے متعلق عوام کو آگاہ کیا اور آخر میں حسب ترتیب ہفت روزہ ختم نبوت اور لٹریچر وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا، جامع مسجد بلال گوادر کی بڑی مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد ہے، لٹریچر کافی تعداد میں ہونے کے باوجود کم محسوس ہوا، رب کریم رفقاء کی محنتوں کو قبول فرمائے۔

جامعہ علوم اسلامیہ گوادر کی جس پہاڑی کے پہلو میں قائم ہے، اس کی بلندی کی وجہ سے دن ڈھلنے سے پہلے ہی مدرسہ میں سورج ڈھل جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ہم نے اس پہاڑی کی جانب سیر کا پروگرام بنایا، چنانچہ مولانا سلمان، مولانا محمد راشد، قاری عبدالقدوس کی معیت میں سیر و تفریح کا سفر شروع ہوا۔ پہاڑی کے اس سمت تو بہت ہی دلفریب، دلکش اور جاذب نظر منظر سامنے آیا۔ ایک طرف بحرۂ عرب کا پُر سکون اور دور دراز تک پھیلا ہوا گہرا پانی، دوسری طرف بلند پہاڑ کی چوٹی نیچے خوبصورت، صاف ستھری سڑک اور اس کے ساتھ گوادر کی بندرگاہ جس کی بنا پر پسماندہ علاقہ بھی آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا، غریب عوام امیر اور امیر، امیر تر ہو گئے، بھوکے سونے والے شکم سیر ہونے لگے، یہ رب کی دین ہے، جسے چاہے نواز دے، بہر کیف اس جزیرہ پر قائم گوادر اپنی سادگی کی بنا پر پُر کشش اور جاذب نظر لگ رہا تھا۔

یہاں سے قافلہ سُر بندر کی طرف روانہ ہوا، جہاں نماز مغرب میں ملاقات طے تھی، تقریباً ۲۵ کلومیٹر کا سفر تیز رفتاری اور جذبہ سے طے کرتے ہوئے مدرسہ توحیدیہ سُر بندر پہنچے، جہاں طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا عبدالرشید، حافظ اللہ بخش اور بلوچی زبان کے نوجوان شاعر عبدالغفار اور دیگر معززین علاقہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ تمام احباب نے اس کام کو کرنے کا عزم کیا اور آئندہ سر بندر میں پروگرام رکھنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ نماز مغرب واپس گوادر میں ادا کی، بلوچی شاعری سے بھی لطف اندوز ہوئے۔

رات آٹھ بجے گاڑی گوادر سے کراچی کے لئے روانہ ہوئی اور اگلے روز بروز ہفتہ صبح ۵ بجے کراچی یوسف گوٹھ ٹرمینل پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو بحرمت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما کر دارین کی سعادت نصیب فرمائے، ان تمام علاقوں میں ختم نبوت کی بہاریں قائم فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

ایک دن آنے والا ہے!

مولانا قاضی احسان احمد

دنیا انقلابات کا نام ہے، یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے کبھی بھی کوئی نہیں آیا، دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے، یہاں کی دولت، یہاں کا اقتدار، یہاں کا آرام، یہاں کا چین وسکون، یہاں کی خوشی اور غمی، یہاں کا عروج و زوال، یہ سب عارضی اور فانی ہے، فانی دنیا سے ایسے اور اتنا جی لگانا کہ ابدی زندگی بھول جائے، ہمیشہ کی زندگی ویران ہو جائے، دائمی زندگی کے سفر کے لئے زادِ راہ کی فکر نہ کی جائے، یہ کوئی عقلمندی اور خوشی کی بات نہیں۔

آج دولت اور اقتدار کے نشے میں چور، حکمران اس ابدی اور ہمیشہ کی زندگی کو بھول چکے ہیں، اس عارضی اور فانی اقتدار کو طول دینے اور عارضی عروج کو زوال سے بچانے، وقتی شہرت اور عزت کو بچانے کے لئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈا استعمال کرتے ہیں، اس کے لئے مظلوم کو ظالم بنانا پڑے، ملزم کو مجرم بنانا پڑے، سیاہ کو سفید کہنا پڑے، پرائے کو اپنا ماننا پڑے، کالے کو گورا تسلیم کرنا پڑے، یہ سب کچھ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور بہت سارے ابن الوقت بھی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں، مگر یاد رکھیں ایک دن ایسا بھی آئے گا جب کھرا کھوٹا، اچھا برا، نیک و بد، طاقتور و کمزور، ظالم مظلوم الگ الگ کر دیئے جائیں گے، ہر کوئی اپنے کئے کو دیکھ لے گا، مگر جو کیا ہوگا اس کا بدلہ پانا ہوگا۔ آیئے آج اس دن کی ناکامی سے پہلے اپنا محاسبہ کریں، دیکھ لیں، کہیں ہم ظالم تو نہیں؟ کہیں ہم ناحق تو نہیں؟ کہیں دوسروں کا خون ہمارے جسم کا بدنما داغ تو نہیں بن جائے گا۔

آج ہم شیطانی چالیں چلتے ہیں، قاتل کو مقتول اور مقتول کو قاتل بنا دیتے ہیں، ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم تصور کرنا کوئی مشکل نہیں، خونِ ناحق پر پردہ ڈالنا، ہمارے لئے انتہائی آسان ہے۔ ہمارے حکمران اس کام میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے بے گناہوں اور علماء وطلبا کے خون کو پانی سے یوں صاف کرتے ہیں جیسے آسمان کے تاروں، فضاؤں کی ہوا، درخت کے پتے اور کوئی بھی اس کو نہیں دیکھ رہا، کیا اللہ کریم کی نظر سے بھی سب کچھ اوجھل کر دیا گیا؟ جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہیں، مگر یاد رکھئے! آپ اور میں، یہ اور وہ، ایک دوسرے کو فریب دے کر آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہیں مگر اس جبار وقہار کی پکڑ سے نہیں بچا جا سکتا۔

تاریخ ابن نجار میں ہے کہ ابونصر محمد بن مروان جعدی کے ہاں کیرو قبیلہ کا ایک معزز مہمان آیا۔ دسترخوان پر کھانا چنا گیا تو علاوہ لذیذ کھانوں کے تلی ہوئی دو جل مرغیاں بھی قرینے سے لگائی گئیں جب سب مہمان بیٹھ گئے تو کیرو مہمان نے مروان سے پوچھا کہ یہ ایک قاب میں مسلم بھنا ہوا پرندہ کیسا ہے؟ مروان بولا کہ یہ جل مرغیاں ہیں، ہمارے ہاں قریب میں ایک پہاڑی ہے اس کے دامن میں ایک دریا بہتا ہے، جس کا پانی میٹھا و خوش ذائقہ ہونے میں دور دور تک مشہور ہے۔ سینکڑوں اقسام کے پرندہ وہاں رہتے ہیں لیکن جل مرغیاں زیادہ مشہور ہیں، آج خاص طور پر آپ کے اعزاز میں شکار کرایا گیا ہے اور ہمارے ہاں کے مخصوص باورچی نے اپنے خصوصی مصالحوں کے ساتھ تلی ہیں۔

کیرو نے ہاتھ بڑھایا اور جل مرغی کی ایک ٹانگ کو دانتوں کے نیچے دبایا تو اس کو بے اختیار ہنسی آگئی؟

مروان کچھ حیران ہوا، بولا: آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟

کیرو نے کہا: کیا بتاؤں؟ ہنستے ہوئے بولا: پرانی ایک بات یاد آگئی، میں جوانی میں ایک مشہور ڈاکو تھا، اکثر آپ کی اس پہاڑی کے قریب دریا سے بالکل متصل گھنے جنگلات میں جو راستہ نکلتا ہے، میری ڈکیتیوں کا خاص مرکز تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دوپہر کے وقت سارا جنگل جب سنسان پڑا تھا، ایک رئیس تاجر بڑی نقدی کے ساتھ وہاں سے گزرا، میں نے بڑھ کر دبوچا تو بیچارہ نے تمام سرمایہ مال ومتاع دے کر اپنی جان بچانا چاہی لیکن میں نے کچھ مصلحت کے پیش نظر نقدی کے ساتھ اس کی جان لینا بھی ضروری سمجھی، جب اس کو یقین ہو گیا کہ اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو رو رو کر جل مرغی کے ایک جوڑا کو جو وہاں قریب ہی بیٹھا تھا کہنے لگا کہ: ''تم گواہ رہنا! یہ ظالم مجھ کو کیسی سفاکی سے قتل کر رہا ہے۔'' آج ان مرغیوں کو دیکھ کر یاد آگیا کہ عجیب احمق تھا کہ جانوروں کو گواہ بنانے لگا۔

مروان یہ سن کر اچھلا اور کیرو کی گردن دبالی، کیونکہ اسے رئیس تاجر کے قاتل کی مدت سے تلاش تھی۔

یہ سولی گھر ہے، کیرو کو ایک مجمع کے سامنے دار پر لٹکایا جا رہا ہے، مروان گواہ رہنا! جل مرغیوں نے شہادت دے دی اور عجب نہیں کہ یہ وہی جوڑا ہو جس کو رئیس تاجر نے گواہ بنایا تھا: ''ہائے! جانور بھی اپنے فریضہ کی ادائیگی میں کس قدر چابک دست ہے۔'' یہ کہتے ہوئے کیرو نے اپنے گلے میں پھندا لگا لیا۔ ☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی و تنظیمی دورے

رپورٹ: عبدالرزاق

خیبر پختونخواہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے کئی ایک علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔

کوٹ ادو:

۶ دسمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ آپ نے مکہ مسجد کوٹ اڈو میں دیا، بعد نماز جمعہ مولانا مفتی محمد عبداللہ کے ظہرانہ میں مولانا قاضی عبدالخالق، مفتی محمد ادریس، چوہدری عبدالرزاق کی معیت میں شرکت کی۔

علامہ دوست محمد قریشیؒ کی مرقد پر:

تنظیم اہلسنت پاکستان کے بانی حضرات میں ایک اہم ترین عالم دین، مناظر اسلام، خطیب خوش الحان، پیر طریقت علامہ دوست محمد قریشیؒ کا نام بھی سرفہرست ہے۔ موصوف خوش الحان اور صاحب طرز خطیب تھے۔ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء میں ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہوگئے۔ جنوبی پنجاب میں شیعیت کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کی وجہ سے آپ نے حضرت علامہ سید نورالحسن شاہ بخاریؒ، حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ مولانا قائم الدین عباسی علی پوریؒ (والد محترم محمد یحیٰی عباسی) سردار احمد خان نیازیؒ کے ساتھ مل کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مشورہ سے ”تنظیم اہلسنت پاکستان“ کی داغ بیل ڈالی اور تادم زیست آپ تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی قائدین میں رہے۔ پورے ملک میں بالعموم اور صوبہ پنجاب میں بالخصوص توحید و سنت کی نشرواشاعت، عظمت رسالت، عظمت اصحاب و اہل بیت رسول کا ڈنکا بجاتے رہے، ملک کے چپہ چپہ کی خاک کو چھان مارا، آپ کے اصلاحی مواعظ سے ہزارہا عوام کے اعمال و عقائد کی اصلاح ہوئی۔ آپ ایک تبلیغی سفر کے دوران بھکر کے علاقہ میں خالق حقیقی سے جاملے اور مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۷۴ء آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ کی قائم کردہ مسجد اور جامعہ دارالمبلغین کے جنوب مغرب میں سپرد خاک ہوئے، آج ان کی قبر مرجع عوام و خواص ہے۔ ان کی مرقد مبارک پر حاضری دی، ضلعی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق کی رفاقت بھی حاصل رہی۔

دارالعلوم مدنیہ میں رات کا قیام:

حضرت مولانا مسعود احمدؒ کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم مدنیہ میں رات کا قیام رہا۔ مولانا مسعود احمد مظاہر العلوم کوٹ ادو میں کئی سال تک تدریس کرتے رہے۔ حضرت درخواستیؒ کے حکم پر دارالعلوم مدنیہ کے نام سے مدرسہ بنایا۔

ختم نبوت علماء کنونشن:

بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ والی کوٹ ادو میں منعقدہ علماء ختم نبوت کنونشن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو کی دعوت پر مولانا شجاع آبادی نے علماء کنونشن سے خطاب کیا۔ کنونشن میں سواور دوسو کے درمیان علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا قاضی عبدالخالق نے بھی علماء کرام سے خطاب کیا۔

جامع مسجد اولیاء میں خطاب:

۷ دسمبر صبح کی نماز کے بعد آپ نے جامع مسجد اولیاء کوٹ ادو میں درس حدیث دیا اور حاضرین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔

کوٹ سلطان میں:

۷ دسمبر قبل از دوپہر آپ مدرسہ جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کوٹ سلطان میں تشریف لائے اور بعد نماز ظہر مدرسہ میں درجہ کتب کے طلبا اور اساتذہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر موتی مسجد لیہ میں درس قرآن پاک دیا۔ موتی مسجد کے خطیب مولانا محمد حسین مدظلہ ہیں جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر ہیں، بعد نماز عشاء جامع مسجد کرنال میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کیا، جس کی صدارت مذکور نے کی۔ رات کا قیام جامع مسجد کرنال میں رہا اور جامع مسجد کرنال سے ملحقہ مدرسہ کے مہتمم ماسٹر محمد شفیق نے مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ صبح ۸ دسمبر کو بھی نماز فجر کے بعد جامع مسجد کرنال میں درس حدیث دیا، جبکہ مولانا قاضی عبدالخالق نے جامع مسجد معاویہ میں درس قرآن دیا۔

چوک اعظم:

۸ دسمبر صبح ۹ بجے مولانا شجاع آبادی نے مدرسہ اشرف المدارس لیہ کا معائنہ کیا اور قاری عبدالرحمٰن مہتمم اور اساتذہ کرام سے ملاقات کی، ۱۰ بجے جامع مسجد ختم نبوت سٹی ٹاؤن کی زمین کا معائنہ کیا اور وقف کنندہ شیخ محمد یوسف سے ملاقات کی۔

۸ دسمبر صبح ۱۱ بجے چوک اعظم مدرسہ دارالہدیٰ میں تشریف آوری ہوئی، جہاں مولانا مفتی غلام یاسین، قاری ابوبکر ربانی نے مبلغین ختم نبوت کو خوش آمدید کہا۔ مولانا شجاع آبادی سے روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ اسلام، روزنامہ دن کے نمائندگان نے انٹرویو لیا۔ نیز مختصر انٹرویو وقت نیوز، دن نیوز نے بھی نشر کیا۔

فتح پور:

مدرسہ تعلیم القرآن فتح پور کی معیاری تعلیمی درس گاہ ہے، جس میں بنین و بنات میں دورۂ حدیث شریف تک کے اسباق ہوتے ہیں۔ اساتذہ کرام سے ملاقات کی اور علاقہ میں تنظیمی کام کا جائزہ لیا۔

بھکر:

رات کا قیام و طعام جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی زید مجدہ کے ہاں رہا۔

جامعہ فاروقیہ:

جامعہ فاروقیہ میں قاری عبیداللہ کے حکم پر مولانا شجاع آبادی نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی حیثیت کے عنوان پر درس دیا اور یہ درس ۹ دسمبر صبح کی نماز کے بعد ہوا۔

مولانا محمد عبداللہ مدظلہ کی خدمت میں:

جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد عبداللہ مدظلہ کی خدمت میں جامعہ قادریہ میں حاضری ہوئی۔ مولانا نے اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ مولانا نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ مولانا نے مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی عبدالخالق سے کہا کہ آپ جب بھی تشریف لائیں۔ جامعہ کے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں۔ قیام و طعام بذمہ مدرسہ ہوگا۔ مولانا شجاع آبادی نے شکریہ ادا کیا۔

خان پور میں جلسہ ختم نبوت:

۹ دسمبر مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا، جس میں مولانا محمود الحسن فریدی، قاضی عبدالخالق اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا سراج الدین سیال نے صدارت کی۔

چک ۵۲:

چک ۵۲ میں قیام مدرسہ رحیمیہ میں رہا اور ۱۰ دسمبر صبح کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد میں درس دیا، جبکہ قاضی عبدالخالق نے چک ۴۷ کی مسجد میں صبح کی نماز کے بعد بیان کیا۔

دلے والا:

عبدالمجید ساجد جماعت کے پرانے ساتھی اور باہمت مجاہد ہیں، انہوں نے شہری مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد جلسہ کا اہتمام کیا، جس میں تلاوت و نعت کے بعد مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا، جبکہ مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد اسلم نفیس کی بھی رفاقت رہی۔ بعد ازاں مدرسہ حضوری میں مہتمم مدرسہ مولانا بختاور عثمانی اور ان کے صاحبزادگان سے ملاقات کی۔

دریا خان:

۱۰ دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد الفردوس میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا محمد قاسم نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری حبیب الرحمٰن نے حاصل کی۔ موصوف دریا خان کے صحیح العقیدہ عالم دین مولانا غلام فریدؒ کے پوتے ہیں۔ مولانا مفتی غلام فریدؒ ختم نبوت کے مجاہد اور جمعیت علماء اسلام کے بہادر جرنیل تھے۔ ساری زندگی عقائد صحیحہ کی دعوت و تبلیغ، ختم نبوت کی چوکیداری، علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت میں گزار دی۔ موصوف کتابی عالم تھے، جب بھی دین متین کے خلاف کسی نے کوئی سازش کی تو خم ٹھونک کر میدان عمل میں لائے۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں جوانمردی کے ساتھ حصہ لیا اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفی کی قیادت کی۔ مجاہد ختم نبوت ڈاکٹر دین محمد فریدی کے سرپرستوں میں سے تھے۔ ۳ اگست ۲۰۰۹ء میں انتقال کیا اور شرقی عیدگاہ قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ تذکرہ جلسہ کا ہو رہا تھا۔ تلاوت کے بعد حمد و نعت کی سعادت حافظ وسیم رفیق نے حاصل کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا "واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین" پر تفصیلی خطاب ہوا اور جلسہ میں قاری ساجد اقبال، مولانا علی احمد، مفتی صفدر علی، مفتی شفاء اللہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی اور جلسہ مولانا شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں مدرسہ دارالعلوم عربیہ فاروقیہ میں مولانا غلام فریدؒ کے فرزندان گرامی مولانا ابوبکر، قاری محمد عثمان، قاری فاروق اسعد سے ملاقات کی۔ بعد نماز فجر مولانا شجاع آبادی نے بلال مسجد، مولانا قاضی عبدالخالق نے مدرسہ ختم نبوت، مولانا محمد اسلم نفیس نے موتی مسجد میں درس دیئے۔ چوہدری عبدالستار سے ملاقات کی اور ان کی خیر و عافیت معلوم کی۔ چوہدری صاحب نے اپنا رہائشی مکان مجلس کے نام وقف کیا ہوا ہے۔ اللہ پاک ان کے وقف کو قبول فرمائے۔ مولانا قاضی عبدالخالق کلورکوٹ اور مولانا شجاع آبادی ڈیرہ اسماعیل خان روانہ ہوگئے۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون: 32545573

میلاد النبی

اسد ملتانی

آج دنیا میں رسولوں کے امام آتے ہیں — لے کے اللہ کی رحمت کا پیام آتے ہیں
خاک کا مرتبہ افلاک سے اونچا کرنے — فرشِ خاکی پہ شہ ﷺ عرش خرام آتے ہیں
آج تک اوج رسالت پہ ستارے چمکے — ان ستاروں میں اب اک ماہ تمام آتے ہیں
نہیں تخصیص کسی ملک، کسی ملت کی — بن کے عالم کے لئے رحمت عام آتے ہیں
رنگ اور نسل کی تفریق مٹانے کے لئے — مصطفی ﷺ لے کے اخوت کا نظام آتے ہیں
دے خدا جن کو ”ورفعنا لک ذکرک“ کی نوید — محفل دہر میں وہ فخر انام آتے ہیں
مژدہ ہو خاک نشینوں کو کہ ان کی جانب — عرش اعظم سے محبت کے پیام آتے ہیں
تشنہ کاموں کو مبارک ہو کہ ان کی خاطر — حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام آتے ہیں
پیرو احمد ﷺ مرسل ہیں ہمیں کیا ڈر ہے — راہِ الفت میں اگر سخت مقام آتے ہیں
ان کی امت میں ہیں ہم جن کے لئے شام وسحر — آسماں سے بھی درود اور سلام آتے ہیں

جب اسدؔ ہم چمن خلد میں داخل ہوں گے
غل اٹھے گا کہ محمد ﷺ کے غلام آتے ہیں

مطبوعہ روزنامہ شمس، ملتان
بروز جمعہ ۱۲ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴رجون ۱۹۳۵ء

سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے بزرگ رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کے فرزند ارجمند اور مولانا محمد صدیق (مبلغ ختم نبوت میرپور خاص) کے برادر خورد، مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان کے اکاؤنٹنٹ بھائی جمال عبدالناصر مختصر علالت کے بعد ۲۹ردسمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار صبح ۹ بجے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ میں اکابرین ختم نبوت، علماء کرام، مبلغین، کارکنان اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم نہایت منکسر المزاج، ہنس مکھ اور ذمہ دار ساتھی تھے۔ کئی سال تک دفتر ختم نبوت کراچی میں بھی خدمات انجام دیں۔ اب مستقل طور پر مرحوم ومغفور مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان میں تعینات تھے۔ گزشتہ دنوں اپنے سسر صاحب کے انتقال پر ان کی تعزیت کے لئے گئے ہوئے تھے کہ وہیں فالج کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس طرح ہم محبت کرنے والے ایک اچھے ساتھی سے محروم ہوگئے۔ اللہ پاک ان کی بال بال مغفرت فرمائے ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی کفالت فرمائے۔ آمین۔ قارئین ختم نبوت اور کارکنان سے گزارش ہے کہ بھائی ناصر کو بھی اپنی مناجات میں یاد رکھیں۔ (ادارہ)

چار ماہی رپورٹ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم اوجھی

لکی مروت ..... ملک کے دیگر اضلاع کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی مذموم اور کفریہ سرگرمیوں کے خلاف بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ سالانہ کانفرنس کے علاوہ مختلف اوقات میں پروگرامز اور مجالس کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ الحمدللہ! ان پروگراموں کے مثبت اثرات بھی نظر آ رہے ہیں اور یہاں لکی مروت میں قادیانیت آخری سانسیں لے رہی ہے۔

اس مرتبہ رکنیت سازی پر بھی خصوصیت وجہ دی گئی اور رکنیت سازی کے لئے مجلس کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالرحیم کی نگرانی میں کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم اوجھی، مولانا محمد طیب، صاحبزادہ امین اللہ پر مشتمل تھی۔ کمیٹی نے ضلع کی تمام یونین کونسلوں کا دورہ کیا۔ پورے ضلع میں مجلس کو صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں منظم کیا۔ تحصیلوں اور یونین کونسلوں کے لئے عہدیداران مقرر کئے، رکنیت سازی سے فارغ ہو کر ۷/ستمبر یوم ختم نبوت کے لئے تیاریاں شروع کی گئیں۔ علماء کرام کے مشورے کے مطابق ۷/ستمبر کو دو پروگرام منعقد ہوئے پہلا پروگرام صبح ۸ بجے سرائے نورنگ میں یوم تشکر ریلی جبکہ دو بجے لکی سٹی میں ریلی پروگرام بنایا، دونوں پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے ساتھیوں نے بڑی محنت کی۔ ضلع لکی مروت کے تمام مدارس کے علماء کرام وخطباء عظام کے ساتھ رابطے کئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دونوں ریلیاں انتہائی کامیاب رہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی قائدین نے مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کی۔ ان ریلیوں سے مختلف رہنماؤں نے خطابات کئے جو حسب ذیل ہیں: شیخ الحدیث حضرت مولانا انور، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم اوجھی، مولانا عبدالغفار، مولانا احمد سعید، جے یو آئی کے ضلعی امیر مولانا عبدالرحیم، مولانا بشیر احمد حقانی، مفتی احسان اللہ، قاری سیف الرحمن، مولانا عبدالمتین، مولانا عبدالوحید مروت، مولانا اعزاز اللہ اور دیگر علماء کرام نے خطابات کئے۔ سیکورٹی کے فرائض انصار الاسلام کے رضاکاروں نے مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں انجام دیئے۔ اس کے بعد سالانہ کانفرنس چناب نگر کی تیاریاں شروع کی گئیں۔ مرکزی کانفرنس میں اس مرتبہ بڑی تعداد میں ضلع لکی مروت کے ساتھیوں نے شرکت کی۔ مرکزی عمومی کے اراکین بھی شریک ہوئے۔

۱۳/دسمبر کو مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ڈیرہ اسماعیل کے مبلغ مولانا محمد اسلم نفیس، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے ضلع لکی مروت کا دورہ کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے سرائے نورنگ میں خطباء جمعہ سے پہلے جامع مسجد اڈا اور اس کے فوراً بعد جامع مسجد مولانا جمعہ خان میں بیانات کئے، مولانا محمد اسلم نفیس نے جامع مسجد پریڈ جبکہ مولانا عابد کمال نے جامع مسجد تخت خیل نورنگ میں نماز جمعہ سے قبل بیانات کئے۔ ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان باوجود علالت ہر پروگرام میں شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کی محنت کو قبول فرمائے اور مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

عادات برگزیدہ خوشبو کے بارے میں!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔ (زادالمعاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔ سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو کرتے اور پھر خوشبو لباس پر لگاتے۔

خدمت اقدس میں خوشبو اگر ہدیتاً پیش کی جاتی تو آپ اس کو ضرور قبول فرماتے، خوشبو کی چیز واپس کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (زادالمعاد)

ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اس کے رد کرنے کو منع فرماتے تھے۔

مہندی کے پھول کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت محبوب رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں سے زیادہ محبوب رکھتے۔ (زادالمعاد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو سر مبارک پر بھی لگایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نہیں لوٹانا چاہئیں: خوشبو، دودھ اور تکیہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو جیسے گلاب اور کیوڑہ اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب ہو جیسے: حنا، زعفران۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ (وعطر دان یا عطر کا مرکب) تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے ہیں۔ (شمائل ترمذی)

مرسلہ: خالد سعید

حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کے لئے سب سے پہلے صحابہ کرامؓ نے قربانیاں دیں: مولانا اکرم طوفانی

سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس میں مرکزی رہنماؤں کا خطاب

کراچی.... (محمد عبدالوہاب پشاوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ضلع ملیر کے زیر اہتمام مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت پروگرامات منعقد ہوئے۔

پہلا پروگرام: ۱۲ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن میں ہوا۔

دوسرا پروگرام: ۱۵ دسمبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے لاثانیہ ریسٹورنٹ گلشن اقبال کراچی میں ہوا۔

تیسرا پروگرام: ۱۵ دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد شاہی اولاد مظفر آباد کالونی لانڈھی میں ہوا۔

چوتھا پروگرام: ۱۸ دسمبر بروز بدھ مدرسہ جامعہ ام عائشہ صدیقہ للبنات فیوچر کالونی لانڈھی میں منعقد ہوا۔

ان تمام پروگرامز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے بیان کیا۔

اسی طرح ۲۱ دسمبر بروز ہفتہ کو حلقہ قذافی ٹاؤن میں سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس مین وزیرستان روڈ ظفر ٹاؤن لانڈھی کراچی میں منعقد ہوئی، جس میں مرکزی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

تلاوت کلام پاک کی سعادت مولانا قاری عطاء الحق صاحب نے حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ قذافی ٹاؤن کے جنرل سیکریٹری مولانا مفتی امین الرحمن صاحب نے مختصر بیان کیا۔

جمعیت علماء اسلام یوسی فور کے رہنما اور جامعہ رحمۃ للعالمین کے مہتمم مولانا مفتی عبدالحمید صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے قرآن مجید میں جب بھی اپنے لاڈلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا تو کبھی خاتم النبیین کا لقب دیا تو کبھی بشیر اور نذیر فرمایا، کبھی یا ایھا النبی تو کبھی یا ایھا الرسول فرمایا، کبھی یا ایھا المزمل فرمایا کبھی یا ایھا المدثر فرمایا لیکن یا محمد کے نام سے کبھی یاد نہیں فرمایا۔ نماز عشاء کے بعد جمعیت علماء اسلام یوسی فور کے امیر اور جامع مسجد الہدیٰ کے امام وخطیب مولانا عنایت اللہ قاضی نے مختصر بیان کیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے بیان میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب نبوت اور رسالت پر کوئی اور نئی ہستی فائز نہیں ہوگی۔ اسلامی دنیا میں اس عقیدے کا نام عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ یہ عقیدہ میرے، آپ کے اور ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر پورے دین اسلام کی بقا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر آخری نبی تسلیم نہیں کیا جاتا تو دین اسلام کی حسین وجمیل عمارت جن اصول اور قواعد وضوابط پر جن شعائر پر قائم اور دائم ہے تو یقین کیجئے کہ پورے کا پورا دین اسلام اپنی اصلی حالت میں قائم اور دائم نہیں رہے گا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر سوا چودہ سو سال سے امت محمدیہ متحد ومتفق چلی آرہی ہے۔ خالق کائنات نے قرآن کریم کی سو آیات مبارکہ نازل فرما کر اس بات کی گواہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دلوائی کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کے منصب پر کسی کو فائز نہیں کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ولولہ انگیز اور مدلل بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ نے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت نے ہمیں یہ سبق دیا کہ ہر آدمی کے ساتھ سمجھوتہ ہوسکتا ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر سمجھوتا نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف بکواس مت کیا کرو، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ہی نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کے ایسے مظاہرے کئے کہ نہ تو صحابہ کرامؓ سے پہلے ایسی محبت کے مظاہرے کسی نے دیکھے اور نہ ہی قیامت تک کوئی کرسکتا ہے۔ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ”حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی ورسول آئے ان کے صحابہ اور قیامت تک آنے والے انسان کوئی بھی صحابہ کرامؓ کی محبت کی طرح محبت پیش نہیں کرسکتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے“ آج جو مسلمان قادیانیوں سے لین دین کرتا ہے تو خدا کی قسم وہ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کو ناراض کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے قادیانیوں کی دولت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کرتا ہے۔

یہ کانفرنس حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوئی۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے انجام دیئے۔ پروگرام میں مولانا لائق شاہ، مولانا ابراہیم، مولانا سلیم اللہ، محمد عثمان، بصیر الدین، حبیب روان، ابرار، قاری شاکر، حافظ اسرار، عمران زیب، قاری سعید الرحمن تنویر اور علاقے بھر کے غیور مسلمانوں کے علاوہ حلقہ قذافی ٹاؤن کے ذمہ داران وکارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو علاقے کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کے خاتمے کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ☆☆☆

ضلع حب کی مختلف مساجد میں مبلغین ختم نبوت کے خطباتِ جمعہ

کراچی (مولانا عبدالرؤف) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حب (بلوچستان) کے ذمہ دار مولانا محمد کی دعوت پر مبلغین ختم نبوت کا ایک وفد جس میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم، حافظ محمد عمران، مولانا سعد، بھائی صابر اور راقم بھی شامل تھے۔ مورخہ ۳ رصفر المظفر مطابق ۶ ر دسمبر ۲۰۱۳ء دفتر ختم نبوت کراچی سے صبح دس بجے روانہ ہوئے، اثناء سفر جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کا دورہ بھی کیا اور تقریباً بارہ بجے حب پہنچ گئے۔ مولانا قاضی احسان احمد کا جمعہ چونکہ حب سے آگے وندر میں طے ہوا تھا، لہٰذا قاضی صاحب کے ہمراہ محمد قاسم، حافظ محمد عمران وندر کی طرف روانہ ہوگئے۔ قاضی صاحب نے وندر کی مرکزی جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ مولانا نے عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زور دیتے ہوئے ولولہ انگیز بیان کیا۔ نماز کے بعد کثیر تعداد میں لٹریچر اور ہفت روزہ تقسیم کئے جس میں لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔

حب میں بھی تین مختلف مساجد میں مولانا محمد قاسم، مولانا سعد اور راقم نے جمعہ پڑھایا اور بیان میں عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرامؓ، اولیاء کرامؒ، سلف صالحینؒ اور علماء دیوبند کی بے پایاں قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لوگوں کو بھی اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی دینی پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے، ساتھ ساتھ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ قادیانی مصنوعات کا خود بھی بائیکاٹ کریں اور دیگر مسلمانوں میں بھی اس کی بھرپور مہم چلائیں۔

نماز جمعہ کے بعد بھائی صابر کے ہمراہ مولانا محمد قاسم، مولانا سعد اور راقم کی حب سے واپسی ہوئی اور بلدیہ ٹاؤن پہنچ کر بعد نماز عصر دو الگ الگ مسجدوں میں مختصر سا بیان ہوا۔ مغرب کے قریب قاضی صاحب بھی اپنے رفقاء کے ہمراہ وندر سے بلدیہ ٹاؤن پہنچ گئے۔ مغرب کی نماز دہلی مسجد میں ادا کر کے امام صاحب سے مختصر سی ملاقات کی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

☆☆............☆☆

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کے مسلمان ہونے سے قادیانیت کی ریت کی دیوار گرنی شروع ہوگئی: علماء ختم نبوت

ڈیرہ غازی خان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان کے سرکردہ علماء کرام مولانا محمد اسحاق ساجد نقشبندی سرپرست، ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا غلام اکبر ثاقب، ناظم مولانا عبدالقدوس چشتی، قاری محمد صدیق نقشبندی، رانا محمد آصف، حکیم عبدالرحمن جعفر اور مولانا عبدالعزیز لاشاری نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قادیانیوں میں اب افراتفری پیدا ہوگئی ہے اب یہ قادیانی سردار قیصر وسیم خان قیصرانی، سردار امام بخش قیصرانی، مرزا مسرور کے دوست انجینئر ناصر محمود اور خلیفہ قادیانی کے رضاعی بھتیجے شمس الدین کے مسلمان ہونے سے قادیانیوں کی ریت کی دیوار گرنی شروع ہوگئی ہے بلکہ دنیا بھر کے قادیانی، قادیانی رائل فیملی کے مکروفریب کو سمجھنے لگے ہیں۔ اللہ پاک ان کی ہدایت کے لئے دروازے کھول رہے ہیں۔ بڑے بڑے قادیانی مسلمان علماء کرام سے رابطہ میں ہیں، دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ عنقریب مزید قادیانی اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ علماء کرام اور حاجی احمد حسن کھرل نے سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کو اسلام قبول کرنے پر مبارک باد دی، اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا، انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔

بلاول بھٹو آئین سے نابلد نکلے، عیسائی کو وزیراعظم دیکھنے کے خواہش مند

خواہش ہے ملک میں عیسائی بھی وزیراعظم بن سکے، پیپلز پارٹی کے چیئرمین کا کرسمس پیغام

کراچی (امت نیوز/مانیٹرنگ ڈیسک) پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو پاکستان کے آئین سے بھی نابلد نکلے۔ مسیحی برادری کو کرسمس کی مبارک باد دیتے ہوئے بلاول نے کسی عیسائی کو پاکستانی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز دیکھنے کی خواہش ظاہر کر دی ٹیوٹر پر کرسمس کے پیغام میں بلاول نے کہا ہے کہ میری خواہش ہے کہ ملک میں کوئی عیسائی بھی وزیراعظم بن سکے۔ تاہم پیپلز پارٹی کے نوجوان سربراہ غالباً اس بات سے آگاہ نہیں کہ پاکستان کا آئین کسی غیر مسلم کو صدر یا وزیراعظم بننے کی اجازت نہیں دیتا۔ آئین کے تیسرے شیڈول میں صدر اور وزیراعظم کے لئے جو حلف نامے شامل ہیں، ان میں صدر یا وزیراعظم کو اپنے مسلمان ہونے اور ختم نبوت پر ایمان لانے کا حلف اٹھانا پڑتا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین بلاول بھٹو زرداری کے نانا ذوالفقار علی بھٹو کی کوششوں سے ہی مرتب ہوا تھا اور انہوں نے ہی اسے رائج کیا تھا۔ بلاول کے بیان کو سوشل میڈیا پر بعض لوگوں نے ''انوکھے لاڈلے'' کی فرمائش قرار دیا ہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۶ر دسمبر ۲۰۱۳ء)

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ ختم نبوۃ کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل — کمپیوٹر کتابت — عمدہ طباعت
ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے
خریدار نئے بنائیے ۔ اشتہارات دیجیے ۔ مالی امداد فراہم کیجیے